حصہ اوّل

2۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

سوال نمبر 1۔ یوم تکبیر سے کیا مراد ہے؟

جواب: یوم تکبیر سے مراد:

پاکستان نے 28 مئی 1998ء کو بلوچستان کے چاغی پہاڑ میں بھارت کے پانچ دھماکوں کے مقابلے میں سات دھماکے کیے۔ ان دھماکوں کے ساتھ ہی پاکستان دنیا کا ساتواں اور عالم اسلام کا پہلا ایٹمی ملک بن گیا۔ ''28 مئی'' کو ''یوم تکبیر'' کا نام دیا گیا۔ اسی نسبت سے قوم ہر سال یہ دن پورے وقار اور جوش و خروش کے ساتھ مناتی ہے۔

سوال نمبر 2۔ جنرل پرویز مشرف کے نافذ کردہ مقامی حکومتوں کے نظام کے تین بنیادی مقاصد تحریر کریں۔ (L.B. 2022)

جواب: مقامی حکومتوں کے نظام کے بنیادی مقاصد:

مقامی حکومتوں کے نظام کے بنیادی مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

i۔ وسائل کی ضلع کی سطح پر دستیابی۔

ii۔ مقامی معاملات، مقامی سطح پر حل کرنا۔

iii۔ اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی۔

سوال نمبر 3۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کے شروع کیے گئے پانچ منصوبوں کے نام لکھیں۔

جواب: منصوبوں کے نام:

پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کے شروع کیے گئے پانچ منصوبوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

i۔ دیامر بھاشا ڈیم کی تعمیر

ii۔ احساس پروگرام

iii۔ نوجوان ہنرمند پروگرام

iv۔ نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام v۔ پلانٹ فار پاکستان (10 بلین ٹری پروگرام)
vi۔ احساس سیلانی لنگر vii۔ پناہ گاہیں

سوال نمبر 4۔ موٹروے کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: **موٹروے کی اہمیت:**

قومی شاہراہات اور موٹرویز وہ شریانیں ہیں، جن میں معیشت کا خون گردش کرتا ہے۔ قومی یک جہتی کو فروغ ملتا ہے۔ فاصلے کم ہوتے ہیں۔ تجارتی قافلے رواں دواں رہتے ہیں۔ معاشی سرگرمیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ سڑک ترقی کا پہلا زینہ ہوتی ہے۔ سڑک ہوگی تو ہسپتال و تعلیمی ادارے بنیں گے اور لوگ قریب آئیں گے۔

سوال نمبر 5۔ پاکستان میں صدر مملکت کے انتخاب کا طریقہ بیان کریں۔

جواب: **صدر مملکت کے انتخاب کا طریقہ:**

پاکستان کے آئین کے تحت صدر کے مستعفی ہونے کے بعد تیس دنوں میں ملک کے نئے صدر کا چناؤ کیا جائے گا اور پارلیمان سمیت ملک کی چاروں صوبائی اسمبلیاں نیا صدر چنیں گی۔

اضافی مختصر سوالات

سوال نمبر 6۔ پاکستان کی تاریخ میں پہلے سول چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر کون تھے؟

جواب: **پہلے سول چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر:**

ذوالفقار علی بھٹو نے 20 دسمبر 1971ء کو صدر پاکستان اور چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر کا عہدہ سنبھالا۔ بھٹو ملک میں پہلے سویلین چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر تھے۔

سوال نمبر 7۔ قومیانا (نیشنلائزیشن یا قومی تحویل میں لینا) سے کیا مراد ہے؟

جواب: **قومیانا:**

اگر ریاست ایسے نجی اداروں کو حکومتی تحویل میں لے لے جو خالصتاً شہریوں کی ذاتی ملکیت ہوں تو اس عمل کو قومیانہ کہتے ہیں۔ ذوالفقار علی بھٹو نے اپنے دورِ حکومت میں بے شمار صنعتیں اور انشورنس کمپنیاں قومی تحویل میں لیں۔

سوال نمبر 8۔ ذوالفقار علی بھٹو نے جو صنعتی اصلاحات کی ان کا اصل مقصد کیا تھا؟

جواب: **صنعتی اصلاحات:**

صنعتی اصلاحات کا مقصد مزدوروں کے حالاتِ کار کو بہتر بنانا اور بہتر صنعتی ماحول پیدا کرنا تھا۔ ملکی معیشت کی تعمیر نو کی خاطر صنعت کی بحالی اور ترقی کے لیے مزدوروں کی انتظامیہ میں مناسب اور موثر نمائندگی دی گئی۔ صنعتوں کے منافع میں مزدوروں کا حصہ بڑھایا گیا۔

سوال نمبر 9۔ بھٹو دور میں کی گئی لیبر اصلاحات/صنعتی اصلاحات کے تین نکات تحریر کریں۔

جواب: **لیبر اصلاحات کے اہم نکات:**

لیبر اصلاحات کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ ہر سال مزدوروں کو ایک تنخواہ کے برابر بونس دینے کا اعلان کیا گیا۔ زیادہ پیداوار کی صورت میں اضافی بونس دینے کا بھی اعلان کیا گیا۔

۲۔ مزدوروں سے ہفتہ بھر میں 54 گھنٹوں کی بجائے 48 گھنٹے کام لینے کی پابندی عائد کی گئی۔

۳۔ اوورٹائم کی اضافی اُجرت کا اعلان کیا گیا۔

۴۔ پنشن، بیمہ، گریجویٹی، سماجی تحفظ کی سکیم کے تحت طبی امداد کی سہولیات فراہم کی گئیں۔

سوال نمبر 10۔ دولتِ مشترکہ تنظیم کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: دولتِ مشترکہ:

دولتِ مشترکہ (Commonwealth) ان ممالک کی تنظیم ہے جن پر تاج برطانیہ (United Kingdom) کی حکومت رہی۔ یہ تنظیم 1926ء میں قائم ہوئی۔ پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش سمیت کئی ممالک اس کے رکن ہیں۔

سوال نمبر 11۔ ذوالفقار علی بھٹو نے زرعی اصلاحات کا کب اعلان کیا؟

جواب: بھٹو گورنمنٹ کی زرعی اصلاحات:

ذوالفقار علی بھٹو نے یکم مارچ 1972ء کو زرعی اِصلاحات کا اعلان کیا۔

سوال نمبر 12۔ ذوالفقار علی بھٹو کی زرعی اصلاحات کا مقصد بیان کریں۔

جواب: زرعی اصلاحات کا مقصد:

ان اصلاحات کا مقصد زرعی نظام کو بہتر بنا کر زراعت سے وابستہ افراد کے معاشی حالات کو بہتر بنانا، زرعی پیداوار میں اضافہ کرنا اور ملکی معیشت کی تعمیر نو تھا۔

سوال نمبر 13۔ بھٹو دور کی زرعی اصلاحات کے تین نکات لکھیں۔

جواب: بھٹو دور کی زرعی اصلاحات کے نکات:

بھٹو دور کی زرعی اصلاحات کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ زمین کی انفرادی حد ملکیت 150 ایکڑ نہری اور 300 ایکڑ بارانی مقرر کی گئی۔

۲۔ تمام مالیہ اور آبیانہ زمیندار ادا کریں گے۔ مزارعین سے کوئی ادائیگی نہیں لی جائے گی۔

۳۔ تعلیمی اداروں کے علاوہ کوئی شخص مقررہ حد سے زائد زمین رکھنے کا حق دار نہ ہوگا۔

۴۔ مالکان کو یک طرفہ طور پر مزارعین کو بے دخل کرنے کے حق سے محروم کر دیا گیا۔

سوال نمبر 14۔ ذوالفقار علی بھٹو نے تعلیمی اصلاحات کا اعلان کب کیا؟

جواب: ذوالفقار علی بھٹو کا تعلیمی اصلاحات کا اعلان:

ذوالفقار علی بھٹو نے 1972ء میں تعلیمی اصلاحات کا اعلان کیا۔

سوال نمبر 15۔ ذوالفقار علی بھٹو کی تعلیمی اصلاحات کے اہم نکات تحریر کریں۔ (L.B. 2022)

جواب: تعلیمی اصلاحات کے اہم نکات:

تعلیمی اصلاحات کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ نجی تعلیمی اداروں کو قومی تحویل میں لے لیا گیا۔ جس سے ان اداروں میں کام کرنے والے اساتذہ اور دیگر ملازمین کی تنخواہیں، سرکاری تعلیمی اداروں کے ملازمین کے برابر ہوگئیں۔

۲۔ طلبہ کو سستی ٹرانسپورٹ فراہم کرنے کے لیے ان کو بسوں اور ریل گاڑیوں کے کرایوں میں خصوصی رعایت دی گئی۔

۳۔ طلبہ کے وظائف میں اضافہ کیا گیا۔

۴۔ کئی یونی ورسٹیاں قائم ہوئیں۔

۵۔ تعلیم بالغاں کے مراکز بھی قائم کیے گئے۔

۶۔ اساتذہ کی تربیت کے لیے تربیتی ادارے کھولے گئے۔

سوال نمبر 16۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اوپن یونی ورسٹی کا قیام کب عمل میں آیا؟ اور اس کے قیام کا کیا مقصد تھا؟

جواب: علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اوپن یونی ورسٹی کا قیام:

1974ء میں اسلام آباد میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اوپن یونی ورسٹی (پرانا نام پیپلز اوپن یونی ورسٹی) قائم کی گئی۔ جس سے طلبہ کو بذریعہ خط و کتابت تعلیم کے حصول کے مواقع ملیں۔

سوال نمبر 17۔ ذوالفقار علی بھٹو کی صحت سے متعلق اصلاحات بیان کریں۔

جواب: صحت سے متعلق اصلاحات:

صحت کے متعلق اصلاحات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ بنیادی مراکز صحت کا قیام اور غریبوں کے لیے علاج کی مفت سہولت۔

۲۔ تعلیم اور علاج کے لیے بجٹ میں اضافہ کیا گیا۔

۳۔ ملک میں نئے میڈیکل کالجز قائم کیے گئے۔

سوال نمبر 18۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے منشور کا مقبول ترین نعرہ کیا تھا؟

جواب: پاکستان پیپلز پارٹی کا مقبول ترین نعرہ:

تمام اصلاحات کا مرکز پاکستان پیپلز پارٹی کا منشور تھا جس میں مقبول عام نعرہ "روٹی، کپڑا اور مکان" کو نمایاں مقام حاصل تھا۔

سوال نمبر 19۔ ذوالفقار علی بھٹو کی معاشی حکمت عملی کی سمت کیا تھی؟ (L.B. 2022)

جواب: معاشی حکمت عملی کی سمت:

ذوالفقار علی بھٹو کی معاشی حکمت عملی کی سمت سوشلزم (Socialism) تھی۔ ان کے واضح الفاظ تھے کہ "اسلام ہمارا دین ہے۔ سوشلزم ہماری معیشت ہے۔"

سوال نمبر 20۔ذوالفقار علی بھٹو کی معاشرتی اصلاحات کے اہم نکات تحریر کریں۔

جواب: معاشرتی اصلاحات کے اہم نکات:

ذوالفقار علی بھٹو کی معاشرتی اصلاحات کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ بے گھر افراد کو گھر فراہم کرنے کے لیے پانچ (5) مرلہ سکیم کا آغاز کیا۔

۲۔ حکومت نے لاکھوں بے روزگار نوجوانوں کو مشرق وسطی کے ممالک میں بھیجا۔

۳۔ معاشرتی لحاظ سے پاکستان میں خواتین کے تحفظ کے لیے اقدامات اٹھائے گئے۔

۴۔ عوامی تعمیراتی پروگرام کے تحت دیہاتی علاقوں کی ترقی کے لیے کئی عملی اقدام اٹھائے گئے۔ سیکڑوں دیہات کو بجلی فراہم کی گئی۔

سوال نمبر 21۔ پاکستان کے آئین میں پہلی آئینی ترمیم کب ہوئی اور وہ کیا تھی؟

جواب: پہلی آئینی ترمیم:

پاکستان کے آئین میں پہلی آئینی ترمیم 1974ء میں ہوئی۔

پہلی ترمیم میں چاروں صوبوں کی حدود کے تعین کے علاوہ فاٹا (FATA) کو پاکستان کا حصہ قرار دیا گیا۔

سوال نمبر 22۔ پاکستان کے آئین میں دوسری آئینی ترمیم کب ہوئی اور وہ کیا تھی؟ (L.B. 2022)

جواب: دوسری ترمیم:

پاکستان کے آئین میں دوسری آئینی ترمیم 1974ء میں ہوئی۔

دوسری آئینی ترمیم میں کہا گیا کہ نبوت کا جھوٹا دعوے دار یا حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو آخری نبی نہ ماننے والا ہرگز مسلمان نہیں۔

سوال نمبر 23۔ پاکستان کے آئین میں تیسری آئینی ترمیم کب ہوئی اور وہ کیا تھی؟

جواب: تیسری ترمیم:

پاکستان کے آئین میں تیسری ترمیم 1975ء میں ہوئی۔

تیسری آئینی ترمیم میں ہر وہ شخص جو پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچائے، ملک دشمن قرار دیا گیا۔

سوال نمبر 24۔ آئین پاکستان میں چوتھی آئینی ترمیم کب ہوئی اور وہ ترمیم کیا تھی؟

جواب: چوتھی ترمیم:

چوتھی آئینی ترمیم 1975ء میں ہوئی۔ چوتھی آئینی ترمیم کے ذریعے سے اقلیتوں کے لیے قومی اسمبلی میں چھ نشستوں کا اضافہ کیا گیا۔

سوال نمبر 25۔ آئین پاکستان میں پانچویں آئینی ترمیم کب ہوئی اور پانچویں آئینی ترمیم میں کیا کہا گیا تھا؟

جواب: پانچویں ترمیم:

پانچویں آئینی ترمیم 1976ء میں ہوئی۔ پانچویں آئینی ترمیم میں کیا گیا ہے کہ رکن قومی اسمبلی یا عام انتخابات میں حصہ لینے والا ہیف

وقت صوبے کا گورنر نہیں ہو سکتا۔

سوال نمبر 26۔ آئین پاکستان میں چھٹی آئینی ترمیم کب ہوئی اور وہ ترمیم کس حوالے سے تھی؟ (L.B. 2022)

جواب: چھٹی ترمیم:

چھٹی آئینی ترمیم 1976ء میں ہوئی۔ چھٹی آئینی ترمیم میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اور ہائی کورٹس کے چیف جسٹس کی مدت ملازمت اور ریٹائرمنٹ کی عمر کا تعین کیا گیا۔

سوال نمبر 27۔ آئین پاکستان میں ساتویں آئینی ترمیم کب ہوئی اور ساتویں ترمیم کس حوالے سے تھی؟

جواب: ساتویں ترمیم:

ساتویں آئینی ترمیم 1977ء میں ہوئی۔ ساتویں آئینی ترمیم کے ذریعے سے وزیر اعظم کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ ملکی حالات کے پیش نظر کسی معاملے میں ریفرنڈم کے لیے صدر کو مشورہ دے سکتا ہے۔

سوال نمبر 28۔ ذوالفقار علی بھٹو کے انتظامی اصلاحات کے اہم نکات تحریر کریں۔

جواب: انتظامی اصلاحات کے اہم نکات:

۱۔ بھارت کے ساتھ شملہ معاہدہ کیا، جس کے نتیجے میں 1971ء کی جنگ کے قیدیوں کی وطن واپسی ممکن ہوئی۔

۲۔ بھٹو حکومت نے سول سروس آف پاکستان کے ڈھانچے اور پولیس کے نظام میں اصلاحات کیں۔

۳۔ 1974ء میں لاہور میں اسلامی سربراہی کانفرنس کا نہ صرف انعقاد کیا بلکہ مسلم اُمّہ کے اتحاد کے لیے گراں قدر خدمات بھی سرانجام دیں۔

۴۔ مسئلہ کشمیر کو دنیا بھر میں اجاگر کرنے میں ذوالفقار علی بھٹو نے اہم کردار ادا کیا۔

۵۔ پاکستانی عوام کو شناخت دینے کے لیے قومی شناختی کارڈ بنانے کا آغاز کیا گیا۔

سوال نمبر 29۔ جنرل محمد ضیاء الحق نے زرعی پیداوار پر کتنا عُشر نافذ کیا؟

جواب: زرعی پیداوار میں عُشر کا نفاذ:

زرعی پیداوار پر عُشر نافذ کر دیا گیا جس کی شرح بارانی علاقوں میں 10 فی صد، جب کہ نہری علاقوں میں 5 فی صد تھی۔

سوال نمبر 30۔ جنرل محمد ضیاء الحق کی تعلیمی اصلاحات کے اہم اقدامات بیان کریں۔

جواب: تعلیمی اصلاحات کے اہم اقدامات:

جنرل محمد ضیاء الحق کی تعلیمی اصلاحات کے اہم اقدامات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اسلامیات اور مطالعہ پاکستان کے مضامین کو گریجوایشن تک لازمی قرار دیا گیا۔

۲۔ خواتین کے لیے الگ یونی ورسٹی کے قیام کے لیے اقدامات کیے گئے۔

۳۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیل نو کی گئی۔

۴۔ اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی وژن پر اسلامی شعائر کی ترویج کا کام کیا گیا۔

۵۔ غلطیوں سے پاک قرآنِ مجید کی طباعت کا بندوبست کیا گیا۔

۶۔ ملک میں خواندگی کی شرح میں اضافے کے لیے تعلیمی ترقی اور تعلیم بالغاں کے پروگرام شروع کیے گئے۔

سوال نمبر 31۔ جنرل محمد ضیاء الحق نے جو معاشی اصلاحات کی ان میں زکوٰۃ کے نظام پر نوٹ لکھیں۔

جواب: زکوٰۃ کا نظام:

ا۔ 1980ء سے زکوٰۃ کا نظام سرکاری سطح پر نافذ کر دیا گیا۔

۲۔ یکم رمضان المبارک کو بینک کے مسلمان کھاتے داروں کے اکاؤنٹ سے اڑھائی (2.5) فی صد سالانہ کے حساب سے زکوٰۃ کاٹی جانے لگی۔

۳۔ سود سے پاک بینکاری کا نظام قائم کیا گیا۔

۴۔ تمام بینکوں میں نفع و نقصان میں شراکت کی بنیاد پر اکاؤنٹ کھولے گئے۔

***سوال نمبر 32۔ 1977ء سے 1988ء کے دوران میں جنرل ضیاء الحق نے پاکستان میں اسلامی معاشرے کے قیام کے لیے کیا اقدامات کیے؟**

جواب: پاکستان میں اسلامی معاشرے کے قیام کے لیے اقدامات:

1977ء سے 1988ء کے دوران میں جنرل ضیاء الحق نے پاکستان میں اسلامی معاشرے کے قیام کے لیے متعدد اقدامات کیے۔

ا۔ قراردادِ مقاصد جو کہ قبل ازیں 1956ء اور 1962ء کے دساتیر کے دیباچوں کا حصہ تھی، اسے باقاعدہ طور پر دستور کا حصہ بنا دیا گیا۔

۲۔ ملک میں شرعی عدالتیں قائم کی گئیں۔

۳۔ غیر اسلامی قوانین کو تیزی سے اسلامی قوانین سے بدلنے کا عمل شروع کیا گیا۔

۴۔ شراب نوشی، چوری اور دیگر جرائم کے خاتمے کے لیے اسلامی سزائیں نافذ کی گئیں۔

۵۔ منشیات کے خاتمہ کے لیے صدارتی احکامات جاری کیے گئے۔

۶۔ ملک میں نماز کے نظام کو باقاعدہ بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے۔

سوال نمبر 33۔ جنرل محمد ضیاء الحق کے دورِ حکومت میں کون کون سی آئینی ترامیم ہوئیں؟

جواب: آئینی ترامیم:

جنرل محمد ضیاء الحق کے دورِ حکومت میں پاکستان کے آئین میں آٹھویں ترمیم 1985ء، نویں ترمیم 1985ء، دسویں ترمیم 1987ء ہوئیں۔

سوال نمبر 34۔ آئینِ پاکستان میں آٹھویں آئینی ترمیم 1985ء کس حوالے سے کی گئی؟ (L.B. 2022)

جواب: آٹھویں آئینی ترمیم 1985ء:

آٹھویں آئینی ترمیم کے تحت آئندہ سے صدرِ مملکت کا انتخاب پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں اور چاروں صوبائی اسمبلیوں پر مشتمل انتخابی

ادارہ (Electoral College) کرے گا۔ ترمیم کے بعد صدرِ مملکت کو غیر معمولی اختیارات حاصل ہو گئے اور وزیرِ اعظم کی حیثیت ثانوی ہو گئی۔ سینٹ (Senate) کے اراکین کی مدت چھے سال مقرر کی گئی۔

سوال نمبر 35۔ آئینِ پاکستان میں نویں آئینی ترمیم کب ہوئی اور یہ ترمیم کس حوالے سے کی گئی؟

جواب: نویں آئینی ترمیم:

آئینِ پاکستان میں نویں آئینی ترمیم 1985ء میں ہوئی۔ آئین کے آرٹیکل 2 میں ان الفاظ کا اضافہ کیا گیا ہے کہ اسلامی احکامات، جو قرآن و سنت سے ماخوذ ہوں، اعلیٰ ترین قانون اور راہنمائی کا منبع ہوں گے۔

سوال نمبر 36۔ آئینِ پاکستان میں دسویں آئینی ترمیم کب ہوئی اور یہ ترمیم کیا تھی؟

جواب: دسویں ترمیم:

دسویں آئینی ترمیم 1987ء میں ہوئی۔ دسویں آئینی ترمیم کی رو سے قومی اسمبلی اور سینٹ کے لیے ورکنگ کے کم از کم 130 دن مقرر کیے گئے۔

سوال نمبر 37۔ جنیوا معاہدہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: جنیوا معاہدہ:

جنگ بندی کے لیے اپریل 1988ء میں امریکا اور روس کے درمیان جنیوا (سوئٹزرلینڈ کے شہر) میں ایک معاہدہ طے پایا، پاکستان بھی اس معاہدے کا حصہ تھا۔ روس نے اپنی شکست تسلیم کر لی اور اس نے وعدے کے مطابق 15 فروری 1989ء کو اپنی فوجیں افغانستان سے واپس بلا لیں۔

سوال نمبر 38۔ جہادِ افغانستان کے پاکستانی معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہوئے؟

جواب: جہادِ افغانستان کے پاکستانی معاشرے پر اثرات:

افغانستان کے خراب حالات کی وجہ سے لاکھوں افغان مہاجرین ہجرت کر کے پاکستان چلے آئے۔ پاکستان میں افغان مہاجرین کے سیکڑوں کیمپ قائم کیے گئے۔ دونوں ممالک کے عوام کے درمیان تعلقات مضبوط ہوئے۔ کامیاب افغان پالیسی کی وجہ سے پاکستان کو عالمی سطح پر بہت پذیرائی ملی۔ جمہوری ریاستوں کے ساتھ پاکستان کے تعلقات مزید مستحکم ہوئے۔

افغان مسئلے پر جنرل محمد ضیاء الحق کی خدمات کو عالمی سطح پر سراہا گیا۔ انھوں نے اسلامی سربراہی کانفرنس اور مسلم اُمہ کے اتحاد سے متعلق سرگرمیوں میں بھرپور شرکت کی۔ اسلامی کانفرنس کے نمائندے کی حیثیت سے اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب بھی کیا۔

سوال نمبر 39۔ پلیسمنٹ بیورو کے نام سے ادارہ کس کے دور میں قائم ہوا اور اس کا کیا مقصد تھا؟

جواب: پلیسمنٹ بیورو:

بے نظیر بھٹو کی حکومت نے پلیسمنٹ بیورو (Placement Bureau) کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا، جس سے ہزاروں لوگوں کو ملازمتیں ملیں۔

سوال نمبر 40۔ ''پیپلز ورکس پروگرام'' کا مقصد بیان کریں۔

جواب: ''پیپلز ورکس پروگرام'' کا مقصد:

لوگوں کا معیارِ زندگی بہتر بنانے، ملک کی ترقی اور سماجی بہبود کے لیے بے نظیر بھٹو کی حکومت نے ''پیپلز ورکس پروگرام'' شروع کیا۔

سوال نمبر 41۔ آئینِ پاکستان 1973ء میں گیارھویں آئینی ترمیم کب پیش ہوئی اور یہ ترمیم کس حوالے سے کی گئی تھی؟

جواب: گیارھویں آئینی ترمیم:

محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت کے پہلے دور میں گیارھویں ترمیم 1989ء میں پیش ہوئی۔ یہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں خواتین کی نشستوں کے حوالے سے تھی۔

سوال نمبر 42۔ پاکستان نے دولتِ مشترکہ سے علیحدگی کب اختیار کی اور پاکستان دوبارہ دولتِ مشترکہ کا رکن کب بنا؟

جواب: دولتِ مشترکہ:

ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں 1972ء میں پاکستان نے دولتِ مشترکہ سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ 1989ء میں بے نظیر بھٹو کے دورِ حکومت میں پاکستان دوبارہ دولتِ مشترکہ کا رکن بنا۔

سوال نمبر 43۔ بے نظیر بھٹو کی پہلی حکومت کیسے برخاست کی گئی؟

جواب: بے نظیر بھٹو حکومت کا خاتمہ:

یہ حکومت 20 ماہ سے زیادہ نہ چل سکی۔ صدرِ مملکت غلام اسحاق خان نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت پر بہت سے الزامات عائد کرتے ہوئے آئین کی دفعہ 58-2B کو استعمال کرتے ہوئے ان کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ مرکزی اور صوبائی اسمبلیاں تحلیل کر دی گئیں۔

سوال نمبر 44۔ 58-2B سے کیا مراد ہے؟

جواب: 58-2B:

1973ء کے آئین میں موجود ایک دفعہ جس میں صدرِ مملکت کے پاس یہ اختیار ہوتا تھا کہ وہ قومی اسمبلی توڑ کر حکومت برخاست کر سکتا ہے۔ آئین میں تیرھویں ترمیم کے ذریعے صدر کے اس اختیار کو ختم کر دیا گیا ہے۔

سوال نمبر 45۔ بے نظیر بھٹو کی حکومت دوسری دفعہ کیسے برخاست کی گئی؟

جواب: بے نظیر بھٹو کی دوسری حکومت کی برطرفی:

صدر فاروق احمد لغاری اور وزیراعظم بے نظیر بھٹو کے درمیان مختلف امور پر اختلاف پیدا ہو گئے، جس کی بنا پر صدر نے آئین کی دفعہ 58-2B کا استعمال کرتے ہوئے ان پر بدعنوانی کے الزامات لگا کر ان کی حکومت کو برخاست کر دیا اور 5 نومبر 1996ء کو محترمہ بے نظیر کی حکومت کو برطرف کر دیا گیا۔ اس بار بے نظیر بھٹو کو قریباً تین سال کام کرنے کا موقع ملا۔

سوال نمبر 46۔ خود روزگار سکیم کس مقصد کے لیے شروع کی گئی تھی؟

جواب: خود روزگار سکیم کا مقصد:

نواز شریف کے اس دورِ حکومت میں بے روزگاری کے خاتمے کے لیے خود روزگار سکیم شروع کی گئی۔ اس سکیم کے تحت نوجوانوں کو

پچاس ہزار روپے سے 3 لاکھ تک قرضہ فراہم کیا گیا، تاکہ وہ خود روزگار کا بندوبست کر سکیں۔

سوال نمبر 47۔ نواز شریف کے پہلے دور حکومت کی صنعتی اصلاحات بیان کریں۔

جواب: نواز شریف کے پہلے دور حکومت کی صنعتی اصلاحات:

1990ء میں صنعتی پالیسی کا اعلان کیا گیا، جس کے تحت نجی شعبے کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ 1991ء میں نجکاری کمیشن قائم کیا گیا۔ اس کا مقصد خسارے میں چلنے والے قومی اداروں کی نجکاری کے عمل کو آگے بڑھانا تھا۔

سوال نمبر 48۔ نواز شریف کے پہلے دور حکومت کی زرعی پالیسی بیان کریں۔

جواب: نواز شریف کے پہلے دور حکومت کی زرعی پالیسی:

1991ء میں حکومت نے کسانوں کے لیے زرعی پالیسی کا اعلان کیا اور کسانوں کی ترقی کے لیے 10 کروڑ روپے مختص کیے زرعی مشینری، ادویات اور دوسرے زرعی سامان کی درآمدی ڈیوٹی میں چھوٹ دی گئی۔ لاکھوں ایکڑ زمین مزارعین میں تقسیم کی گئی اور انھیں مالکانہ حقوق دیے گئے۔

سوال نمبر 49۔ بیت المال کا محکمہ کب قائم ہوا؟

جواب: بیت المال کے محکمہ کا قیام:

غریب لوگوں کی مالی اعانت کے لیے میاں نواز شریف حکومت نے 1992ء میں ایک صدارتی آرڈیننس کے ذریعے سے بیت المال کا محکمہ قائم کیا۔

سوال نمبر 50۔ بارھویں آئینی ترمیم کب ہوئی اور وہ کس حوالے سے کی گئی؟

جواب: بارھویں آئینی ترمیم:

1991ء میں پاکستان کے آئین میں بارھویں آئینی ترمیم کی گئی۔ اس ترمیم میں عدلیہ سے متعلق خصوصی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ سنگین جرائم کے مقدمات کے لیے خصوصی عدالتیں قائم کی گئیں۔

سوال نمبر 51۔ میاں محمد نواز شریف نے صوبوں کے درمیان پانی کی تقسیم کے تنازع کو ختم کرنے کے لیے کیا اقدام کیے؟

جواب: پانی کی تقسیم:

میاں محمد نواز شریف کی حکومت نے صوبوں کے درمیان ایک معاہدہ کرایا، جس سے پانی کی تقسیم کا تنازع ختم ہوگیا۔ قومی مالیاتی ایوارڈ کے ذریعے سے صوبوں کو قابل تقسیم محاصل (Divisible pool) میں سے حصہ دیا گیا۔

سوال نمبر 52۔ میاں محمد نواز شریف کی پہلی حکومت کیسے برخاست ہوئی؟

جواب: میاں محمد نواز شریف کی پہلی حکومت کی برطرفی:

کراچی اور اندرون سندھ میں سیاسی حالات خراب ہو گئے۔ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف اور صدر غلام اسحاق خان کے درمیان تعلقات بھی خوش گوار نہ رہے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ صدر پاکستان غلام اسحاق خان نے 18۔ اپریل 1993ء کو آئین کی شق 58-2B کا سہارا لے کر میاں محمد نواز شریف کی حکومت کو برطرف کر دیا۔

سوال نمبر53۔ آئین پاکستان میں تیرھویں آئینی ترمیم کس حوالے سے کی گئی؟

جواب: تیرھویں آئینی ترمیم:

میاں نواز شریف نے حزبِ اختلاف کو ساتھ ملا کر آئین میں تیرھویں آئینی ترمیم کی، جس کے نتیجے میں صدرِ مملکت کے خصوصی اختیارات کو محدود کر کے وزیراعظم کے اختیارات میں اضافہ کیا گیا۔ اس طرح آئین سے 58-2B کی شق کو نکال دیا گیا، جس کے ذریعے سے کوئی بھی صدر کسی بھی اسمبلی کو کسی بھی وقت برخاست کر سکتا تھا۔

سوال نمبر54۔ ''قرض اتارو ملک سنوارو سکیم'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: قرض اتارو ملک سنوارو سکیم سے مراد:

میاں محمد نواز شریف نے اپنے دوسرے دورِ حکومت میں ''قرض اتارو ملک سنوارو'' کے نام سے ایک مہم کا آغاز کیا اور غیر ملکی قرض اتارنے کے لیے قوم سے قرضِ حسنہ کی اپیل کی۔ اس سکیم کی مد میں اربوں روپے جمع ہوئے۔

سوال نمبر55۔ خدمت کمیٹیاں کس مقصد کے لیے بنائی گئیں تھیں؟

جواب: خدمت کمیٹیوں کا مقصد:

ملک بھر میں مقامی سطح پر لوگوں کی بہبود ترقی اور مسائل حل کرنے کے لیے 1998ء میں حکومت نے خدمت کمیٹیاں بنائیں۔ ہر خدمت کمیٹی میں خواتین کی نمائندگی کے لیے ایک خاتون رکن کی نشست بھی مختص کی گئی۔

سوال نمبر56۔ آئین پاکستان میں چودھویں آئینی ترمیم کب ہوئی اور وہ کس حوالے سے کی گئی؟ فلور کراسنگ پر کب پابندی لگائی گئی؟

جواب: چودھویں آئینی ترمیم:

1997ء میں چودھویں آئینی ترمیم کی رو سے اراکین اسمبلی کے پارٹی تبدیل کرنے (فلور کراسنگ Floor Crossing) پر پابندی لگا دی گئی۔ اس ترمیم میں یہ بھی کہا گیا کہ اگر پارلیمانی پارٹی کا کوئی رکن غیر قانونی سرگرمی میں ملوث پایا جائے تو اس کے خلاف سات دن میں کارروائی کی جا سکتی ہے۔

سوال نمبر57۔ پندرھویں آئینی ترمیم کس حوالے سے کی گئی؟

جواب: پندرھویں آئینی ترمیم:

1998ء میں پندرھویں آئینی ترمیم کے تحت وزیراعظم کی طرف سے اختیارات حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔ یہ ترمیم قومی اسمبلی سے منظور ہوئی، لیکن سینٹ میں پیش نہ ہو سکی۔

سوال نمبر58۔ سولھویں آئینی ترمیم کس حوالے سے کی گئی؟

جواب: سولھویں آئینی ترمیم:

1999ء میں سولھویں آئینی ترمیم میں سرکاری ملازمین کی مدتِ ملازمت کو زیرِ بحث لایا گیا۔ کوٹہ سسٹم کی معیاد مزید 20 سال تک بڑھا دی گئی۔

سوال نمبر 59۔ اعلان لاہور سے کیا مراد ہے؟

جواب: اعلان لاہور سے کیا مراد:

1999ء میں بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی لاہور آئے۔ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات معمول پر لانے کے لیے کئی اقدامات کا اعلان کیا گیا۔ ایک مشترکہ اعلامیہ پر بھی دستخط ہوئے، جسے ''اعلانِ لاہور'' کا نام دیا گیا۔

سوال نمبر 60۔ پرویز مشرف نے کب اور کس طرح حکومت پر قبضہ کیا؟/نواز شریف کی دوسری حکومت کیسے برطرف ہوئی؟

جواب: حکومت کا خاتمہ:

کارگل کے واقعے سے وزیراعظم میاں محمد نواز شریف اور جنرل پرویز مشرف کے درمیان کچھ اختلاف پیدا ہو گئے تھے۔ جنرل پرویز مشرف سرکاری دورے پر بیرونِ ملک تھے۔ ان کی عدم موجودگی میں وزیراعظم نواز شریف نے جنرل ضیاء الدین کو چیف آف آرمی سٹاف بنا دیا، لیکن فوج کے اعلیٰ افسران نے ان کو چیف آف آرمی سٹاف تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ 12۔ اکتوبر 1999ء کو جنرل پرویز مشرف نے میاں محمد نواز شریف کی حکومت کا تختہ اُلٹ دیا اور قومی و صوبائی اسمبلیاں تحلیل کر دی گئیں۔

سوال نمبر 61۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا واقعہ کب اور کہاں رونما ہوا؟

جواب: ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا واقعہ:

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا واقعہ 11۔ ستمبر 2001ء کو امریکہ کے شہر نیویارک میں رونما ہوا۔

سوال نمبر 62۔ مشرف دورِ حکومت میں خواتین کے لیے کیے گئے اقدامات لکھیں۔

جواب: خواتین کے لیے اقدامات:

۱۔ ائیر فورس میں پہلی بار فلائنگ فائٹر کی حیثیت سے خواتین کو شامل کیا گیا۔

۲۔ آرمی میں میڈیکل کور کے علاوہ پہلی بار بحیثیت کیڈٹ اور انجینئر خواتین کی بھرتی کی گئی۔

۳۔ خواتین کو بطور ''ٹریفک وارڈن'' بھرتی کیا گیا۔

۴۔ ایک خاتون ڈاکٹر شمشاد اختر کو گورنر سٹیٹ بینک آف پاکستان بنایا گیا۔

۵۔ مشرف دورِ حکومت میں خواتین کے لیے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کی نشستیں مخصوص کی گئیں۔

۶۔ خود کفالت اور روز سکیم کے تحت خواتین کو بینکوں سے آسان شرائط پر قرضے دیے گئے۔

سوال نمبر 63۔ سترھویں آئینی ترمیم کب کی گئی اور کس حوالے سے کی گئی؟

جواب: سترھویں آئینی ترمیم:

جنرل پرویز مشرف کے دور میں پاکستان کے آئین میں سترھویں آئینی ترمیم 2003ء میں کی گئی، جس کے تحت صدرِ پاکستان کو قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیاں تحلیل کرنے کا اختیار واپس مل گیا۔

سوال نمبر 64۔ جنرل پرویز مشرف نے مقامی حکومتیں کا نظام کب نافذ کیا؟

جواب: مقامی حکومتوں کے نظام کا نفاذ:

جنرل پرویز مشرف نے 14۔اگست 2001ء سے مقامی حکومتوں کا نظام(Local Government System) نافذ کیا۔ یہ نظام مقامی حکومتوں کے قیام اور اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی کو یقینی بنانے کے لیے نافذ کیا گیا۔

سوال نمبر 65۔ مقامی حکومت سے کیا مراد ہے؟

جواب: مقامی حکومت:

ایسی حکومت جس کی باگ ڈور مقامی لوگوں کے ہاتھ میں ہو، مقامی حکومت کہلاتی ہے۔ مقامی لوگ ہی مقامی سطح کی پالیسیاں مرتب کرتے ہیں، منصوبے بناتے ہیں اور ان کو عملی جامہ پہناتے ہیں۔

سوال نمبر 66۔ امیدواروں کے لیے(بی۔اے) کی شرط کس الیکشن میں لازمی قرار دی گئی۔

جواب: امیدواروں کے لیے(بی۔اے) کی شرط:

اکتوبر 2002ء میں ملک میں انتخابات منعقد ہوئے۔ جنرل مشرف نے نومبر 2002ء میں آئندہ پانچ سال کے لیے صدرِ مملکت کا حلف اٹھایا۔ پاکستان میں پہلی بار امیدوار کے لیے گریجویٹ (بی۔اے پاس) ہونا اسی الیکشن میں لازمی قرار دیا گیا۔

سوال نمبر 67۔ میر ظفر اللہ خاں جمالی کا تعلق کس صوبے سے تھا اور وہ کب وزیر اعظم بنے؟

جواب: میر ظفر اللہ خاں جمالی:

میر ظفر اللہ خاں جمالی صوبہ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے پاکستان کے واحد وزیر اعظم ہیں جو 2002ء کے عام انتخابات کے بعد وزیر اعظم بنے۔

سوال نمبر 68۔ 2008ء کے انتخابات میں کس سیاسی جماعت نے اکثریت حاصل کی؟ اور وزارت عظمٰی کے عہدے پر کون فائز ہوا؟

جواب: 2008ء کے انتخابات:

2008ء کے انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی نے اکثریت حاصل کی اور سیّد یوسف رضا گیلانی وزیرِ اعظم بنے۔ وہ 2012ء تک وزارتِ عظمٰی کے عہدے پر فائز رہے۔

سوال نمبر 69۔ نیشنل کمیشن فار ہیومن ڈویلپمنٹ کس مقصد کے لیے شروع کیا گیا؟

جواب: نیشنل کمیشن فار ہیومن ڈویلپمنٹ:

حکومت نے نیشنل کمیشن فار ہیومن ڈویلپمنٹ(National Commission for Human Development) کے ذریعے سے بالغ افراد کو تعلیم فراہم کرنے کے لیے تعلیم بالغاں پروگرام شروع کیا گیا۔ دہشت گردی سے متاثرہ علاقوں میں تباہ شدہ تعلیمی اداروں کی تعمیرِ نو کے لیے اقدامات کیے گئے۔

سوال نمبر 70۔ سید یوسف رضا گیلانی کے دورِ حکومت میں کون کون سی معاشی اصلاحات کی گئی؟

جواب: معاشی اصلاحات:

اس دور کے اہم اقدامات میں ساتواں قومی مالیاتی ایوارڈ، بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام، وسیلۂ حق پروگرام، خواتین کی ترقی وتحفظ اور خواتین کے لیے سرکاری ملازمتوں میں دس فی صد کوٹہ مختص کرنا، جیسے اقدامات شامل تھے۔

سوال نمبر 71۔ آئینِ پاکستان میں اٹھارھویں آئینی ترمیم کب ہوئی اور اٹھارھویں آئینی ترمیم کس حوالے سے کی گئی؟

جواب: اٹھارھویں آئینی ترمیم:

اٹھارھویں آئینی ترمیم 2010ء میں منظور ہوئی، جس کے ذریعے سے صوبہ سرحد کا نام بدل کر خیبر پختونخوا رکھ دیا گیا۔ وفاق اور صوبوں کے درمیان کنکرنٹ لسٹ (Concurrent List) کو ختم کر دیا گیا۔ اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کے تقرر کے لیے جوڈیشل کمیشن آف پاکستان (Judicial Commission of Pakistan) اور ایک پارلیمانی کمیٹی (Parliamentary Committee) بنائی گئی۔

سوال نمبر 72۔ انیسویں آئینی ترمیم کب ہوئی اور وہ کس حوالے سے کی گئی؟

جواب: انیسویں آئینی ترمیم 2010ء:

اس ترمیم کے منظور ہونے کے بعد جوڈیشل کمیشن کے ارکان کی تعداد سات (7) سے بڑھ کر نو (9) ہوگئی۔

سوال نمبر 73۔ بیسویں آئینی ترمیم کب ہوئی اور وہ کس حوالے سے کی گئی؟

جواب: بیسویں آئینی ترمیم 2012ء:

اس ترمیم کے تحت سینٹ، قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے 28 ممبران کے ضمنی انتخابات کو قانونی تحفظ فراہم کرنا تھا۔

سوال نمبر 74۔ سید یوسف رضا گیلانی کے دورِ حکومت کا خاتمہ کیسے ہوا؟

جواب: سید یوسف رضا گیلانی کا دورِ حکومت:

19 جون 2012ء کو توہینِ عدالت کے مقدمہ میں سپریم کورٹ کے فیصلے کے تحت سید یوسف رضا گیلانی کو اپنا عہدہ چھوڑنا پڑا۔ اس کے بعد راجا پرویز اشرف 2013ء تک وزیر اعظم رہے۔

سوال نمبر 75۔ 2018ء کے عام انتخابات میں کس سیاسی جماعت کو کامیابی ملی اور کون وزیر اعظم کے عہدے پر فائز ہوا؟

جواب: 2018ء کے عام انتخابات:

قومی اسمبلی اور چاروں صوبائی اسمبلیوں کے اراکین کا انتخاب کرنے کے لیے پاکستان میں عام انتخابات 25 جولائی 2018ء کو منعقد ہوئے۔ ان عام انتخابات میں عمران خان کی جماعت پاکستان تحریکِ انصاف (پی۔ٹی۔آئی) نے برتری حاصل کی اور عمران خان پاکستان کے وزیر اعظم بنے۔ پاکستان تحریکِ انصاف وفاق کے علاوہ خیبر پختونخوا اور پنجاب میں بھی حکومت بنانے میں کامیاب ہوگئی۔

سوال نمبر 76۔ عمران خان کے دورِ حکومت میں تعلیمی اصلاحات کے لیے کس طرح کے اقدامات کیے جا رہے ہیں؟

جواب: تعلیمی اصلاحات کے لیے اقدامات:

تعلیم کی ترقی کے لیے ایک قوم ایک نصاب کے اصول پر نیا نصاب ترتیب دیا گیا۔

۱۔ پہلے مرحلے میں پہلی جماعت سے پانچویں جماعت تک یکساں نصاب اور کتب مرتب کی گئیں۔

۲۔ دوسرے مرحلے میں چھٹی سے آٹھویں جماعت تک کا نصاب اور کتب شامل ہیں۔

۳۔ تیسرے مرحلے میں نویں سے بارھویں جماعت تک کا نصاب اور کتب شامل ہیں۔

یہ نیا نصاب بچوں کی جدید تعلیمی ضروریات پوری کرنے کے ساتھ ساتھ کردار سازی، اخلاق سازی اور حب الوطنی کو فروغ دے گا۔ یہ روایتی رٹا سسٹم کی حوصلہ شکنی کے ساتھ ساتھ طلبہ کے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت میں اضافہ کرے گا۔

سوال نمبر 77۔ سپریم کورٹ آف پاکستان نے دیامر بھاشا ڈیم اور مہمند ڈیم کی فوری تعمیر کے لیے کیا اقدام کیا؟

جواب: دیامر بھاشا ڈیم اور مہمند ڈیم:

4 جولائی 2018ء کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے دیامر بھاشا ڈیم اور مہمند ڈیم کی فوری تعمیر کا حکم دیتے ہوئے چیئرمین واپڈا کی سربراہی میں کمیٹی قائم کی۔

سوال نمبر 78۔ پچیسویں آئینی ترمیم کس حوالے سے کی گئی؟

جواب: پچیسویں آئینی ترمیم 2018ء:

وفاق کے زیرِ انتظام علاقے فاٹا کو خیبر پختونخوا میں ضم کر دیا گیا۔

سوال نمبر 79۔ دستورِ پاکستان 1973ء کے کوئی سے پانچ اہم نکات لکھیں۔

جواب: دستورِ پاکستان 1973ء کے اہم نکات:

۱۔ دستور اسلامی نوعیت کا ہے۔ کوئی قانون اسلامی اصولوں کے خلاف نہیں بنایا جا سکتا۔

۲۔ مرکز اور صوبوں میں اختیارات تقسیم کر کے صوبائی خودمختاری کا مسئلہ حل کیا گیا۔

۳۔ قومی اسمبلی میں اکثریت حاصل کرنے والی سیاسی جماعت ہی وفاقی حکومت بنائے گی۔

۴۔ صدر اور وزیرِ اعظم کے لیے مسلمان ہونا لازم قرار دیا گیا۔

۵۔ بنیادی انسانی حقوق کو تحفظ فراہم کیا گیا۔

سوال نمبر 80۔ ضیاء الحق کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟ (L.B. 2022)

جواب: جنرل ضیاء الحق کی وفات:

جنرل ضیاء الحق اپنے ساتھیوں کے ہم راہ بہاول پور سے واپسی پر فضائی حادثے میں 17۔ اگست 1988ء کو جاں بحق ہو گئے۔

(حصہ دوم)

3۔ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیل سے جوابات دیں۔

سوال 1۔ ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں کی جانے والی زرعی اور صنعتی اصلاحات بیان کریں۔

جواب: تعارف:

ذوالفقار علی بھٹو نے 20۔ دسمبر 1971ء کو صدرِ پاکستان اور چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر کا عہدہ سنبھالا۔ انھوں نے اقتدار سنبھالتے ہی

پاکستان کی تعمیرِ نو کا آغاز کیا۔ انھوں نے ملک کی بہتری کے لیے فوری طور پر انقلابی اقدامات اٹھائے۔ انھوں نے پاکستان کو معاشی بحران سے نکالنے کے لیے بہت سی معاشی اصلاحات کیں۔ جن میں بینکوں اور بیمہ کمپنیوں کو قومی تحویل میں لینے کے علاوہ بے شمار زرعی اور صنعتی اصلاحات کیں۔

1۔ زرعی اصلاحات:

ذوالفقار علی بھٹو نے یکم مارچ 1972ء کو زرعی اصلاحات کا اعلان کیا۔ ان اصلاحات کا مقصد زرعی نظام کو بہتر بنا کر زراعت سے وابستہ افراد کے معاشی حالات کو بہتر بنانا، زرعی پیداوار میں اضافہ کرنا اور ملکی معیشت کی تعمیرِ نو تھا۔ اس کے علاوہ زرعی اصلاحات کا بنیادی مقصد یہ بھی تھا کہ کسانوں کو زمینداروں اور جاگیرداروں کے چنگل سے نجات دلاتا تھا۔

i۔ زمین کی انفرادی حدِ ملکیت:

بھٹو دورِ حکومت میں زمین کی انفرادی حدِ ملکیت نہری زمین کے لیے 150 ایکڑ اور بارانی زمین کے لیے 300 ایکڑ مقرر کی گئی۔ اس سے زائد زمین زمینداروں سے لے کر مزارعین اور کاشتکاروں میں بلا معاوضہ تقسیم کی گئیں۔ مارچ 1976ء تک 15 لاکھ ایکڑ زمین کسانوں میں تقسیم کی گئی۔

ii۔ سرکاری ملازمین کی حدِ ملکیت:

جن سرکاری ملازمین نے ملازمت کے دوران اور ریٹائرمنٹ کے بعد دو سال کے اندر زمین خریدی تھی ان کے لیے سو ایکڑ ملکیت کی حد مقرر کی گئی تھی اور باقی زمین حکومت نے اپنی تحویل میں لے لی لیکن افواجِ پاکستان کے ملازمین پر اس حد کا اطلاق نہیں تھا۔

iii۔ حدِ ملکیت میں رعایت:

تعلیمی اداروں یعنی کالجوں اور یونیورسٹیز وغیرہ کے علاوہ کوئی شخص مقررہ حد سے زائد زمین رکھنے کا حق دار نہ ہوگا۔

iv۔ مالیہ اور آبیانہ:

مالیہ اور آبیانہ کی ادائیگی کے لیے قانون وضع کیا گیا کہ تمام تر مالیہ اور آبیانہ صرف اور صرف زمیندار خود ادا کرے گا۔ مزارعین اس ادائیگی سے قطعاً مستثنیٰ قرار دیے گئے۔

v۔ مزارعین کو تحفظ:

مالکان کو یک طرفہ طور پر مزارعین کو بے دخل کرنے کے حق سے محروم کر دیا گیا۔ صرف بٹائی نہ دینے والے یا مسلمہ شرائط کی خلاف ورزی کرنے والے مزارعین ہی بے دخل کیے جا سکیں گے۔

vi۔ مشینی کاشت کی حوصلہ افزائی:

پاکستان میں مشینی کاشت کے ذریعے پیداوار میں اضافے کے لیے تحریکِ امدادِ باہمی کی بھرپور حوصلہ افزائی کی گئی اور امدادِ باہمی کی انجمنوں کی مدد کے لیے رقوم مختص کر کے غریب کسان کے لیے مشینی کاشت کو ممکن اور آسان بنایا گیا۔

vii۔ آسان قرضوں کی فراہمی:

پاکستان میں کسانوں اور زمینداروں کی بہت زیادہ تعداد مالی طور پر مضبوط نہ تھی۔ وہ زراعت کے لیے مشینری خریدنے کی استطاعت

ندر کھتے تھے۔حکومت نے ٹریکٹراوردوسری زرعی مشینری خریدنے کی لیے کسانوں اورزمینداروں کوآسان اقساط پر قرض دیے۔

حاصلِ کلام:

درج بالا تمام تر بحث سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ ذوالفقار علی بھٹو نے زرعی اصلاحات کے ذریعے غریب مزارعین اور کسانوں کی حالت کو بہتر کیا۔ انھیں زمینداروں اور جاگیرداروں کے مظالم سے نجات دلائی اور آسان قرضوں کے ذریعے مشینی کاشت کو فروغ دے کر پیداوار میں اضافہ کیا۔

2۔ صنعتی اصلاحات:

پاکستان نے زرعی ملک ہونے کے ساتھ صنعتی میدان میں بھی سرتوڑ کوشش کی۔ ذوالفقار علی بھٹو کی صنعتی اصلاحات کا مقصد مزدوروں کے حالات کار کو بہتر بنانا اور بہتر صنعتی ماحول پیدا کرنا ہے۔

i۔ صنعتوں کا قومیانا:

2 جنوری 1972ء کو بھٹو حکومت نے ایک آرڈیننس جاری کیا جس کے تحت دس بڑی صنعتوں کو سرکاری تحویل میں لینے کا اعلان کیا۔ اس پالیسی کا مقصد دولت کو چند ہاتھوں تک محدود ہونے سے بچانا اور نچلی سطح تک صنعتی مزدورون کی حالتِ زار بہتر بنانا تھا۔

ii۔ صنعتی اور معاشی استحکام:

صنعتوں کو قومیانے کا مقصد ملک میں صنعتی اور معاشی استحکام لانا تھا۔ بھٹو حکومت کی پالیسی یہ تھی کہ صنعتی ترقی کے فوائد چند محدود لوگوں کی بجائے تمام صنعتی مزدوروں تک پہنچیں۔

iii۔ انتظامی کمیٹیوں میں مزدوروں کی نمائندگی:

ملکی معیشت کی تعمیرِنو کی خاطر صنعت کی بحالی اور ترقی کے لیے مزدورں کو صنعتوں کی انتظامیہ میں مناسب اور مؤثر نمائندگی دی گئی۔ ہر کارخانے میں انتظامی معاملات کو چلانے والی کمیٹی میں مزدوروں کے نمائندے شامل کیے گئے جو کل تعداد کا 20 فی صد تھے۔ اس سے مزدوروں کو اپنے نمائندوں کے ذریعے کارخانے کے حسابات اور سٹوروں کی جانچ پڑتال کا اختیار مل گیا۔

iv۔ صنعتوں کے منافع میں مزدوروں کا حصہ:

بھٹو دور میں سرمایہ دارانہ نظام کے تحت صنعتی شعبہ چند مخصوص ہاتھوں میں مرتکز تھا۔ 1971ء میں ملک کے 60% صنعتی اثاثے اور 80% انشورنس کا کاروبار صرف 22 خاندانوں کی ملکیت تھا۔ امیر طبقہ امیر تر ہوتا جا رہا تھا۔ لیکن صنعتی کاریگروں کی حالت بدستور خراب تھی ذوالفقار علی بھٹو نے صنعتی اصلاحات کے تحت صنعتوں کے منافع میں مزدوروں کا حصہ بڑھایا۔

v۔ صنعتی کاریگروں کے لیے سالانہ بونس:

مزدوروں کی معاشی حالت بہتر کرنے اور اُن میں کام کا جذبہ اُجاگر کرنے کے لیے اُن کو ہر سال ایک تنخواہ کے برابر بونس دینے کا اعلان کیا۔ پیداوار میں اضافے کی صورت میں مزید خصوصی بونس دینے کا اعلان بھی کیا گیا۔

vi۔ کام کے اوقات کار:

کارخانوں میں مزدوروں کے کام کے اوقاتِ کار کو نئی شکل دی گئی۔ ایک ہفتہ میں 54 گھنٹوں کی بجائے 48 گھنٹے کام لینے کی پابندی

عائد کی گئی اگر مزدور اپنی مرضی سے اوور ٹائم لگائیں تو ان کو زائد معاوضہ ادا کرنے کی شرط عائد کی گئی۔

vii۔ مزدوروں کے لیے صحت کی سہولتوں میں اضافہ:

مزدوروں کے لیے صحت کی سہولتوں میں اضافہ کیا گیا۔ مزدوروں کے زخمی ہونے، وفات پانے یا کسی حادثے کی صورت میں ان کو ملنے والے معاوضے میں اضافہ کیا گیا۔

viii۔ پنشن، بیمہ اور گریجویٹی کے حقوق:

بھٹو کی لیبر اصلاحات کے تحت ہر مزدور کو بڑھاپے میں پنشن، بیمہ اور گریجویٹی کے حقوق دیے گئے تاکہ بڑھاپے میں مزدور اور اس کے خاندان کو معاشی و معاشرتی تحفظ مل سکے۔

حاصل کلام:

مندرجہ بالا تمام تر بحث سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ حکومت میں صنعتی اصلاحات کے ذریعے مزدوروں کی ملازمتوں کو تحفظ دیا گیا، مزدوروں کے مسائل کے حل اور مزدوروں کو معاشی و معاشرتی تحفظ دینے کے لیے بہترین قوانین وضع کیے گئے۔

سوال 2۔ جنرل پرویز مشرف کی صنعتی، معاشی اور معاشرتی اصلاحات بیان کریں۔

جواب: تعارف:

12 اکتوبر 1999ء کو جنرل پرویز مشرف مسلم لیگ (ن) کی حکومت ختم کر کے پاکستان کے چیف ایگزیکٹو بن گئے اور 20 جون 2001ء کو صدر پاکستان کا عہدہ سنبھال لیا۔ قومی اور صوبائی اسمبلیاں تحلیل کر دی گئیں۔ ملک میں ہنگامی حالت کا اعلان کیا گیا اور نئی انتظامیہ تشکیل پائی۔ جنرل پرویز مشرف نے سپریم کورٹ سے تین برس کے لیے حکومت کرنے کی اجازت حاصل کر لی۔ انھوں نے ملک میں جلد انتخابات کرانے کا وعدہ بھی کیا۔

1۔ صنعتی اصلاحات:

جنرل پرویز مشرف نے ملک کو معاشی ترقی کی راہ پر گامزن کرنے اور ملک میں صنعتی ترقی کے عمل کو تیز کرنے کے لیے متعدد اقدامات اٹھائے۔

i۔ سرمایہ کاری کی ترغیب:

جنرل پرویز مشرف نے سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی، اس کے علاوہ سرمایہ کاروں کو تحفظ بھی فراہم کیا۔ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کو ترغیب دی گئی کہ وہ اپنے ملک میں مختلف شعبوں میں سرمایہ کاری کریں تاکہ ملک ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو سکے۔ انھوں نے غیر ملکی سرمایہ داروں کو بھی پاکستان میں سرمایہ کاری کی ترغیب دی۔ اس طرح سرمایہ کاری میں 22 فی صد اضافہ ہوا۔

ii۔ نئی صنعتوں کا قیام:

جنرل پرویز مشرف دورِ حکومت میں جہاں صنعتوں کی بحالی کا عمل ہوا۔ وہاں ملک میں کئی نئی صنعتیں بھی قائم کی گئیں۔ جن میں موٹر

گاڑیوں کی صنعت، موٹر سائیکل کی صنعت، چینی کی صنعت، کیمیکل کی صنعت، بنیادی ضروریات کا سامان بنانے کی صنعتیں، بجلی کا سامان بنانے کی صنعت، سیمنٹ کی صنعت اور فولاد سازی کی صنعت قابل ذکر ہیں۔

iii۔ توانائی کا حصول:

بجلی کی مسلسل فراہمی کے لیے اور توانائی کے حصول کے لیے ہائیڈل پاور پیداوار اور تھرمل پلانٹس کو گیس اور کوئلے کے پلانٹس میں تبدیل کرنے کا منصوبہ بنایا گیا۔

iv۔ جی۔ڈی۔پی میں اضافہ:

جنرل پرویز مشرف نے جی۔ڈی۔پی میں اضافہ پر خصوصی توجہ دی۔ اس دوران میں جی۔ڈی۔پی (G.D.P) میں صنعتوں کا حصہ 13 فی صد کے لگ بھگ رہا۔

v۔ نج کاری کمیشن کا قیام:

جنرل پرویز مشرف نے نجکاری کے عمل کو تیز کرنے کے لیے نجکاری کمیشن قائم کیا۔ اس کمیشن نے بڑی صنعتیں نجکاری کے ذریعے سے نجی شعبے کے حوالے کرنے کے عمل کو فعال بنایا۔ اس طرح تعلیمی ادارے، پی ٹی سی ایل اور مالیاتی اداروں کی نجکاری عمل میں لائی گئی۔ ان کوششوں کا مقصد غربت کا خاتمہ اور بیرونی قرضوں کی ادائیگی تھا۔ اور ملک کی معاشی ترقی کے عمل کو آگے بڑھانا تھا۔

(الف) حبیب بینک اور یو بی ایل کی نج کاری کا عمل:

دسمبر 2004ء میں حبیب بینک کو صرف 22 بلین روپے میں جب کہ یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ کو صرف 13 بلین روپے میں بیچ دیا۔

(ب) پی ٹی سی ایل کی نج کاری کا عمل:

نج کاری کمیشن نے پی ٹی سی ایل کے 26 فیصد حصص دبئی کی ایک کمپنی انصالات کے ہاتھوں فروخت کر دیے۔

(ج) بڑی صنعتوں کی نج کاری کا عمل:

میر پور متھیلو کی پاک عرب فرٹیلائزر کو صرف 8 بلین روپے کے عوض فروخت کر دیا گیا۔ ملتان کی پاک عرب فرٹیلائزر کو 13 بلین روپے میں بیچ دیا گیا۔ سب سے بڑی سرکاری فیکٹری پاک امریکن فرٹیلائزر کو صرف 16 بلین روپے میں بیچ دیا گیا۔

2۔ معاشی اصلاحات:

جنرل پرویز مشرف کے دور حکومت میں تمام تر حکمتِ عملی معاشی ترقی کی سمت رہی۔ اس کے باوجود ملک بے شمار مسائل سے دوچار تھا۔

i۔ پاکستان کے ایٹمی دھماکوں کا عالمی ردِعمل:

1998ء میں امریکی صدر بل کلنٹن نے پاکستان کے وزیر اعظم نواز شریف کو بھارتی جارحیت کا جواب دینے سے منع کر دیا اور دھمکی دی کہ اگر پاکستان نے جوابی دھماکے کیے تو اس کی اقتصادی امداد بند کر دی جائے گی۔ لیکن پاکستان کے وزیر اعظم امریکی صدر کی دھمکیوں میں نہ آئے اور پاکستان نے جوابی دھماکے کیے۔ پاکستان کے ایٹمی دھماکوں کے عالمی ردِعمل کی وجہ سے معیشت پر منفی اثرات ہو رہے تھے۔

حصہ اوّل

2۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

س۔1 خارجہ پالیسی سے کیا مراد ہے؟

جواب: خارجہ پالیسی:

خارجہ پالیسی سے مراد کسی ملک کی دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات کی حکمتِ عملی ہے۔ اس سے مراد وہ رویہ ہے جس کے تحت کوئی ملک اپنے قومی مفادات کے تحفظ کی خاطر دیگر ریاستوں کے ساتھ تعلقات قائم کرتا ہے۔

س2۔ وسطی ایشیا کی مسلم ریاستوں کے نام تحریر کریں۔

جواب: وسطی ایشیائی ممالک:

وسطی ایشیائی ممالک میں قازقستان، کرغزستان، تاجکستان، ترکمانستان، اور ازبکستان شامل ہیں۔

س3۔ گوادر کی بندرگاہ کی اہمیت کو تین سطروں میں تحریر کریں۔

جواب: گوادر کی بندرگاہ کی اہمیت:

ا۔ گوادر کی اہم بندرگاہ کا افتتاح 20۔ مارچ 2007ء کو ہوا۔ یہ بندرگاہ مشرقی اور وسط ایشیائی ریاستوں کے لیے سمندری رابطے کا بڑا آسان ذریعہ ہے۔

۲۔ اس پورٹ کے ذریعے یوریا کھاد، گندم اور کوئلہ اور دیگر اشیا کی تجارت شروع ہو گئی ہے۔

۳۔ مستقبل قریب میں چین پاکستان راہ داری کے تحت شروع ہونے والے منصوبوں کی تکمیل سے گوادر کی بندرگاہ کو دنیا بھر میں مرکزی حیثیت حاصل ہو جائے گی، جس سے پاکستان کی معاشی حالت میں بہتری آئے گی۔

سوال 4۔ مسئلہ فلسطین سے کیا مراد ہے؟

جواب: مسئلہ فلسطین سے مراد:

1948ء میں مغربی ممالک کے ایما پر فلسطین کی سرزمین پر اسرائیل کے نام سے ایک ریاست قائم ہوئی۔ فلسطینیوں کے لیے یہ بات تشویش ناک تھی، مگر اسرائیل نے اپنے علاقے پھیلانے شروع کر دیے۔ مسلمان ممالک خصوصاً عرب ممالک فلسطین کے بچاؤ کے لیے سرگرم عمل ہو گئے۔ کئی مرتبہ اسرائیل اور عربوں کے مابین باقاعدہ جنگ ہوئی، مگر عربوں کے درمیان اتحاد کی کمی اور دیگر وجوہات کی بنا پر عرب ممالک کام یاب نہ ہو سکے، اس طرح یروشلم سمیت اہم علاقے اسرائیل کے کنٹرول میں چلے گئے اور فلسطین کا مسئلہ ایک سنگین صورت اختیار کر گیا۔ اب بھی اقوامِ متحدہ، اسلامی دنیا اور بڑی طاقتوں کی طرف سے آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کے لیے کوششیں جاری ہیں۔

سوال 5۔ پاکستان کے بری اور بحری راستے کیوں اہم ہیں؟

جواب: بری اور بحری راستے کی اہمیت:

پاکستان تیل پیدا کرنے والے خلیجی ممالک کے نزدیک اور مغرب میں مراکش سے لے کر مشرق میں انڈونیشیا تک پھیلی ہوئی مسلم دنیا کے درمیان واقع ہے۔ بے شمار مغربی ممالک کی صنعتی ترقی کا انحصار ممالک میں ہونے والی تیل کی پیداوار پر ہے۔ یہ تیل دوسرے ممالک کو بحیرہ عرب کے ذریعے سے بھیجا جاتا ہے اور کراچی بحیرہ عرب کی انتہائی اہم بندرگاہ ہے۔ پاکستان افغانستان کو تجارت کے لیے بری اور بحری راہ داری کی سہولت مہیا کرتا ہے۔ کراچی ایک بین الاقوامی بندرگاہ اور ہوائی اڈا ہے۔ یہ ہوائی اور بحری راستوں سے یورپ کو ایشیا سے ملاتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات

سوال 6۔ شاہراہ قراقرم کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: شاہراہ قراقرم کی اہمیت:

شاہراہ قراقرم بری اور زمینی راستے سے چین اور پاکستان کو باہم ملاتی ہے۔ یہ شاہراہ سلسلہ قراقرم کی چٹانوں کو کاٹ کر بنائی گئی ہے۔ یہ چین اور پاکستان کے مابین اہم تجارتی شاہراہ ہے۔

سوال 7۔ پاکستان میں سیاحت کے حوالے سے کون سی جگہیں اہمیت کی حامل ہیں؟

جواب: سیاحت:

پاکستان میں وادی سندھ اور گندھارا کی قدیم تہذیبیں ہیں اور یہ سیاحت کے نقطۂ نظر سے بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ اس طرح وادی

کاغان، درہ خیبر، سوات اور گلگت بلتستان سیاحوں میں بہت مقبول ہیں۔ پاکستان کی سب سے بلند پہاڑی چوٹی (Mountain Peak) کے۔ٹو (K-2) ہے، جس کی بلندی قریباً 8611 میٹر ہے اور یہ پوری دنیا میں بلندی کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے۔ یہ کوہ پیماؤں کے لیے بہت دل چسپی کی حامل ہے۔ پاکستان کے دیگر مقبول سیاحتی مقامات میں ٹیکسلا، پشاور، کراچی، لاہور اور مری وغیرہ بھی شامل ہیں۔

سوال 8۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان مسئلہ کشمیر کا حل کیوں کرنا گزیر ہے؟

جواب: مسئلہ کشمیر:

پاکستان اور بھارت کے درمیان مسئلہ کشمیر حل ہو جائے تو پورے جنوبی ایشیا کے خطے میں امن قائم ہو جائے گا اور تجارت کو فروغ ملے گا۔ دونوں ممالک کے درمیان خوش گوار، سیاسی اور اقتصادی تعلقات سے اس خطے میں غربت اور افلاس کے خاتمے میں مدد ملے گی۔

سوال 9۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کے چند مقاصد تحریر کریں۔

جواب: خارجہ پالیسی کے مقاصد:

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مندرجہ ذیل اہم مقاصد ہیں:۔

۱۔ نظریہ پاکستان کا تحفظ کرنا۔

۲۔ قومی سلامتی کا تحفظ کرنا

۳۔ ملکی ثقافت کا تحفظ اور اسے اجاگر کرنے کا حق رکھنا۔

۴۔ معاشی ترقی کے لیے معاشی سرگرمیوں کو فروغ دینا۔

سوال 10۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان تاریخی جنگیں کب اور کس مقام پر لڑی گئیں؟ (L.B. 2022)

جواب: تاریخی جنگیں:

i۔ پہلی جنگ 1948ء میں لڑی گئی۔ کشمیر کے محاذ پر لڑی جانے والی اس جنگ میں پاکستان عوام، قبائلیوں اور مسلح افواج نے نہایت دلیری سے بھارتی مسلح افواج کا سامنا کیا اور بھارت کے قبضہ سے آزاد جموں و کشمیر کا قابلِ ذکر علاقہ بھی خالی کرا لیا۔

ii دوسری بڑی جنگ کا آغاز 1965ء میں 6 ستمبر کی رات پاکستان اور بھارت کے درمیان لاہور، قصور اور سیالکوٹ کے محاذ پر ہوا۔

iii۔ دسمبر 1971ء میں بھارت اور پاکستان کے درمیان ایک دفعہ پھر جنگ کا آغاز ہوا۔ جس کے نتیجے میں پاکستان اپنے ایک اہم حصے مشرقی پاکستان سے محروم ہو گیا۔

سوال 11۔ کس بھارتی وزیر اعظم نے سلامتی کونسل میں جنگ بندی کی قرارداد منظور کرائی؟

جواب: بھارتی وزیر اعظم:

بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے سلامتی کونسل میں جنگ بندی کی قرارداد منظور کرائی۔

سوال 12۔ سلامتی کونسل میں جنگ بندی کی قرارداد منظور کراتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے کیا وعدہ کیا؟

جواب: سلامتی کونسل میں پنڈت جواہر لال نہرو نے اقرار کیا کہ وہ کشمیریوں کو حق خود ارادیت دیں گے مگر

سوال13۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان کن معاملات میں کشیدگی پائی جاتی ہے؟

جواب: پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی:

پاکستان اور بھارت کے درمیان مسئلہ کشمیر، نہری پانی کا مسئلہ، دفاعی و مالی اثاثوں کی تقسیم، دریاؤں کے قدرتی بہاؤ، دہشت گردی، ریاستوں کا الحاق یا سرحدی معاملات پر کشیدگی پائی جاتی ہے۔

سوال14۔ علاقائی تعاون برائے ترقی (RCD) کے رکن ممالک کون سے ہیں؟

جواب: علاقائی تعاون برائے ترقی:

پاکستان ایران اور ترکی علاقائی تعاون برائے ترقی کے رکن ممالک ہیں ان کے درمیان ''علاقائی تعاون برائے ترقی'' (آر۔ سی۔ ڈی) کا معاہدہ ان تینوں ریاستوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کا سبب بنا۔

سوال15۔ اسلامی جمہوریہ ایران کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: اسلامی جمہوریہ ایران:

اسلامی جمہوریہ ایران کا سرکاری مذہب اسلام اور قومی زبان فارسی ہے، اس کی کرنسی ریال کہتے ہیں۔ ایران کا دارالحکومت تہران ہے۔ یہ دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک ہے۔ تیل کے عظیم ذخائر کی بدولت اس کو بین الاقوامی سیاست میں اہم مقام حاصل ہے۔

سوال16۔ قیام پاکستان کے بعد افغانستان نے پاکستان کو کب تسلیم کیا؟ اور ان دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات کی ابتدا کب ہوئی؟

جواب: سفارتی تعلقات کی ابتدا:

قیام پاکستان کے بعد افغانستان نے پاکستان کو 1948ء میں تسلیم کیا اور یوں سفارتی تعلقات کی ابتدا ہوئی۔

سوال17۔ ڈیورنڈ لائن سے کیا مراد ہے؟

جواب: ڈیورنڈ لائن سے مراد:

وائسرائے ہند نے والیِ افغانستان امیر عبدالرحمٰن خان سے مراسلت کی اور ان کی دعوت پر ہندوستان کے وزیر امور خارجہ مائیمر ڈیورنڈ (Mortimer Durand) ستمبر 1893ء میں کابل گئے۔ نومبر 1893ء میں دونوں حکومتوں کے مابین 100 سال کے لیے ایک معاہدہ طے پایا، جس کے نتیجے میں سرحد کا تعین کر دیا گیا، جو ڈیورنڈ لائن کہلاتی ہے اور اس کی لمبائی قریباً 2611 کلومیٹر ہے۔ قیام پاکستان کے بعد پاکستان کی حکومت نے یہ معاہدہ برقرار رکھا، مگر افغانستان اس سے کتراتا رہا ہے جس کی وجہ سے دونوں ممالک کے تعلقات تناؤ کا شکار ہیں۔ اب بھی پاکستان اور افغانستان کے درمیان سرحد کو ''ڈیورنڈ لائن'' ہی کہا جاتا ہے۔

سوال18۔ افغانستان کے دوسرے ممالک سے تجارتی تعلقات کے قیام میں پاکستان کا کیا کردار ہے؟

جواب: افغانستان کے دوسرے ممالک سے تعلقات:

افغانستان چاروں طرف سے خشکی سے گھرا ہوا ملک ہے، جس کا کوئی سمندر نہیں، اسی لیے اس کی سمندری تجارت پاکستان کے ذریعے سے ہوتی ہے۔ اگرچہ افغانستان کے پاس تیل اور دوسرے ذرائع آمد و رفت کی کمی ہے، مگر اس کی جغرافیائی حیثیت ایسی ہے کہ وہ وسط

ایشیا، جنوبی ایشیا اور مشرقِ وسطیٰ کے درمیان ہے اور تینوں خطوں سے ہمیشہ اس کے نسلی، مذہبی اور ثقافتی تعلقات رہے ہیں۔ وسطی ایشیائی ممالک کے لیے افغانستان بہت اہم ہے کیوں کہ ان ممالک کو افغانستان سے گزر کر پاکستان کی بندرگاہیں استعمال کرنا پڑتی ہیں۔

سوال 19۔ چین کب معرضِ وجود میں آیا اور پاکستان نے اسے کب تسلیم کیا؟

جواب: **چین کا قیام:**

چین کا قیام 1949ء میں ہوا اور اس کے قیام کے فوراً بعد ہی پاکستان نے اسے آزاد اور خود مختار ملک کی حیثیت سے تسلیم کیا۔

سوال 20۔ عوامی جمہوریہ چین کا مختصر تعارف بیان کریں۔ (L.B. 2022)

جواب: **عوامی جمہوریہ چین:**

عوامی جمہوریہ چین آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ ہر سال یکم اکتوبر کو چینی باشندے اپنا یومِ آزادی پورے قومی جوش وجذبے اور وقار سے مناتے ہیں۔ چین کی کرنسی کا نام یوان (Yuan) ہے۔

سوال 21۔ چین اور پاکستان کے درمیان دوستی کی اہم علامت کیا چیز ہے؟

جواب: **پاک چین دوستی کی علامت:**

چین کی مدد سے شاہراہ قراقرم یا شاہراہ ریشم تعمیر کی گئی جو پاک چین دوستی کی علامت اور درخشاں مثال ہے۔

سوال 22۔ چین نے پاکستان کی صنعتی اور معاشی میدان میں کیا مدد کی؟

جواب: **چین کی پاکستان کے لیے صنعتی اور معاشی امداد:**

چین نے پاکستان کی صنعتی اور معاشی ترقی میں بہت فعال اور مؤثر کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان کی قومی تعمیر میں چین کا خصوصی کردار ہے۔ چین نے پاکستان میں ٹینک سازی اور طیارہ سازی میں بھرپور مدد کی جس کی وجہ سے پاکستان کی اسلحہ سازی کی صنعت نے بہت ترقی کی، اس کے علاوہ چین، پاکستان کی مختلف دفاعی منصوبہ جات میں بھرپور مدد کر رہا ہے۔

سوال 23۔ مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ میں کب پیش ہوا؟

جواب: **مسئلہ کشمیر:**

بھارتی قبضے کے خلاف کشمیری مجاہدین نے علمِ جہاد بلند کیا اور کشمیر کے قریباً ایک تہائی حصے کو بھارتی فوجوں سے آزاد کرا لیا۔ جب بھارتی فوجیں کشمیری مجاہدین کے قبضے سے علاقہ چھیننے میں ناکام ہو گئیں تو مزید ناکامی سے بچنے کے لیے بھارت 1948ء میں یہ مسئلہ سلامتی کونسل میں لے گیا۔ سلامتی کونسل نے ایک قرارداد کے ذریعے کشمیر میں جنگ بندی کی اپیل کی، چناں چہ یکم جنوری 1949ء کو جنگ بندی عمل میں آئی۔

سوال 24۔ بھارت کے کشمیر پر قبضہ کرنے میں کشمیری راجا کا کردار تحریر کریں۔

جواب: **کشمیری راجا کا کردار:**

قیامِ پاکستان کے وقت ریاست جموں و کشمیر کے مسلمانوں کی خواہش تھی کہ کشمیر کو پاکستان میں شامل کیا جائے، لیکن وہاں کا حکمران بھارت سے الحاق کا خواہش مند تھا۔ اس نے عوام کی خواہشات کے برعکس کشمیر کا الحاق بھارت سے کر دیا اور بھارتی فوجوں کو کشمیر میں

داخل کر کے یہاں بھارت کا تسلط قائم کروادیا۔ اس پر کشمیری مسلمانوں نے علم جہاد بلند کر دیا اور وادی کشمیر کے قریباً ایک تہائی حصے کو بھارتی فوجوں سے آزاد کرالیا۔

سوال 25۔ سلامتی کونسل نے کشمیر کے مسئلے کو حل کرنے کی کیا قرارداد منظور کی؟

جواب: سلامتی کونسل کی قرارداد:

سلامتی کونسل نے اپنے اعلامیے میں پاکستان کے اس موقف کو تسلیم کر لیا کہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ ریاست کے عوام کی مرضی کے مطابق ہوگا اور اس مقصد کے لیے اقوامِ متحدہ کی زیرِ نگرانی استصوابِ رائے (Plebiscite) کرایا جائے گا۔ سلامتی کونسل کی اس قرارداد کو پاکستان اور بھارت دونوں نے منظور کر لیا۔

سوال 26۔ بھارت نے کشمیر میں استصوابِ رائے سے انکار کیوں کیا؟ یا بھارت کی کشمیر کے بارے میں ٹال مٹول کی پالیسی تحریر کیجیے۔

جواب: بھارت کا استصوابِ رائے سے انکار:

بھارت کو علم تھا کہ کشمیر کے عوام پاکستان ہی کے حق میں ووٹ دیں گے، لہٰذا اس نے کشمیر میں اپنی گرفت مضبوط کرنے کے لیے تمام عہدوں پر اپنے لوگوں کو مقرر کرنا شروع کر دیا۔ وہاں کثیر تعداد میں فوج متعین کر دی۔ اس طرح صورتِ حال قابو میں لانے کے لیے بھارت نے کشمیر کا اپنا اٹوٹ انگ قرار دیتے ہوئے استصوابِ رائے سے صاف انکار کر دیا۔

سوال 27۔ پاکستان کے لیے وسطی ایشیائی ممالک کی اہمیت بیان کیجیے۔ (L.B. 2022)

جواب: پاکستان کے لیے وسطی ایشیائی ممالک کی اہمیت:

ان ریاستوں کے پاس ساحل سمندر نہیں ہے جو کہ بین الاقوامی تجارت کے لیے ضروری ہے۔ انھیں یہ سہولت پاکستان فراہم کرتا ہے۔

ان ریاستوں کے پاس توانائی کے وسائل اور معدنیات ہیں، جن کی پاکستان کو ضرورت ہے۔ کوئلہ، قدرتی گیس اور تیل اس خطے کے کئی علاقوں سے نکالے جاتے ہیں۔

سوال 28۔ اسلامی کانفرنس کی تنظیم کا قیام کیونکر عمل میں آیا؟ (L.B. 2022)

جواب: اسلامی کانفرنس کی تنظیم:

1969ء میں جب اسرائیلیوں نے مسجدِ اقصیٰ کو آگ لگائی تو دنیا بھر کے مسلمانوں میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔ اس کے بعد مسلم ممالک کے نمائندے مراکش کے شہر رباط میں اکٹھے ہوئے۔ اس اجلاس میں پاکستان نے اسلامی کانفرنس کے نام سے ایک مستقل تنظیم کی تشکیل کی تجویز پیش کی، جس کی تمام اسلامی ممالک نے حمایت کی۔ اس طرح 1969ء میں اسلامی کانفرنس کی تنظیم (O.I.C) کا قیام عمل میں آیا۔ اس کا صدر دفتر جدہ (سعودی عرب) میں ہے۔

سوال 29۔ دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس کو پاکستان میں منعقد کرنے میں کون سے رہنماؤں نے مرکزی کردار ادا کیا؟ (L.B. 2022)

جواب: دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس:

دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس 1974ء میں لاہور میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں پاکستان نے میزبانی کے فرائض ادا کیے۔ اس

کانفرنس کو منعقد کرنے میں ذوالفقار علی بھٹو، شاہ فیصل معمر قذافی، حافظ الاسد، شیخ زید بن سلطان اور انور سادات نے مرکزی کردار ادا کیا۔

سوال 30۔ دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس میں کتنے اسلامی ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی؟

جواب: اسلامی ممالک کے نمائندوں کی شرکت:

لاہور کے تاریخی شہر میں 40 اسلامی ممالک کے نمائندوں کے علاوہ مؤتمر عالم اسلامی (World Muslim Congress)، تحریکِ آزادی فلسطین اور عرب لیگ کے وفود نے شرکت کی۔

سوال 31۔ فلسطین کے مسلمانوں کے حقوق کے لیے پاکستان نے کیا کردار ادا کیا؟

جواب: پاکستان کا کردار:

پاکستان نے فلسطین کے مسلمانوں کے حقوق کے لیے ہر عالمی فورم پر بات کی اور عالمی برداری کی توجہ اس مسئلے کی جانب دلائی۔ پاکستان ہمیشہ اس مسئلہ کے حل کے لیے کوشاں رہا ہے۔ پاکستان نے آج تک اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا۔ فلسطینیوں کے لیے اقوام متحدہ کے فنڈ میں پاکستان نے ہمیشہ خطیر رقم جمع کرائی۔ عرب ممالک اور اسرائیل کے درمیان جنگوں میں پاکستان نے عربوں کی ہر ممکن سیاسی اور اخلاقی مدد کی۔ تنظیم آزادی فلسطین کو اسلامی سربراہی کانفرنس کی رکنیت دلانے میں پاکستان نے بنیادی کردار ادا کیا۔ موجودہ فلسطینی ریاست کے ساتھ پاکستان کے بہترین تعلقات قائم ہیں اور پاکستان فلسطینیوں کے موقف کی مکمل حمایت کرتا ہے۔

سوال 32۔ سارک (SAARC) سے کیا مراد ہے؟

جواب: سارک سے مراد:

سارک (South Asian Association for Regional Cooperations - SAARC) جنوبی ایشیا کے ممالک کی تنظیم برائے علاقائی تعاون ہے۔ اس کا قیام 1985ء میں عمل میں آیا۔ اس تنظیم میں آٹھ ممالک، پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، سری لنکا، نیپال، مالدیپ، بھوٹان اور افغانستان شامل ہیں۔

سوال 33۔ سارک (SAARC) کے اہم مقاصد بیان کریں۔

جواب: سارک کے اہم مقاصد:

سارک کے اہم مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

i۔ ایک دوسرے کے مسائل کو سمجھنا اور باہمی اعتماد سازی کے لیے اقدامات کرنا۔

ii۔ جنوبی ایشیا کے ممالک کے درمیان اجتماعی خود انحصاری کو بڑھانا اور مضبوط کرنا۔ رکن ممالک کے درمیان معاشی، ثقافتی، ٹیکنالوجی اور سائنسی میدان میں باہمی تعاون اور مدد کو فروغ دینا۔

iii۔ باہمی دلچسپی کے موضوعات پر بین الاقوامی سطح پر یکساں موقف اختیار کرنا۔ بین الاقوامی اور علاقائی تعاون کی تنظیموں کے ساتھ تعاون کرنا۔

سوال 34۔ اقتصادی تعاون کی تنظیم یا ای سی او کے بارے میں مختصراً بیان کریں۔

جواب: **اقتصادی تعاون کی تنظیم (E.C.O):**

اقتصادی تعاون کی تنظیم ای سی او میں 10 ایشیائی ممالک پاکستان، ایران، ترکی، افغانستان، آذربائیجان، قازقستان، کرغزستان، تاجکستان، ترکمانستان اور ازبکستان شامل ہیں۔ ای سی او کا صدر دفتر ایران کے دارالحکومت تہران میں واقع ہے۔ اس تنظیم کا مقصد یورپی اقتصادی اتحاد (European Union) کی طرح اشیا اور خدمات کے لیے واحد مارکیٹ تشکیل دینا ہے۔

سوال 35۔ جمہوریہ مالدیپ کا تعارف بیان کریں۔

جواب: **جمہوریہ مالدیپ کا تعارف:**

جمہوریہ مالدیپ اگرچہ ایک چھوٹا ملک ہے مگر اس کا خوب صورت محل وقوع اور بحرہ ہند اور بحیرہ عرب کے سنگم پر واقع ہونا بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے ایک طرف بھارت اور دوسری طرف سری لنکا ہے۔ جمہوریہ مالدیپ کے عوام کا اہم پیشہ ماہی گیری ہے۔ یہاں سے گھونگھے اور سیپیاں اکٹھی کر کے دوسرے ممالک کو بھیجی جاتی ہیں۔ جمہوریہ مالدیپ، جزائر پر مشتمل ایک ریاست ہے۔ یہاں قریباً 200 جزیرے ایسے ہیں، جن پر انسانی آبادی موجود ہے۔ مالدیپ کا دارالحکومت مالے ہے جہاں پورے ملک کی 80 فی صد آبادی قیام پذیر ہے۔

سوال 36۔ پاکستان اور بھوٹان کے آپس کے تعلقات کا جائزہ لیں۔

جواب: **پاکستان اور بھوٹان کے تعلقات:**

پاکستان کے بھوٹان کے ساتھ کافی قریبی تعلقات استوار ہو چکے ہیں۔ اس کے دارالحکومت کا نام تھمفو (Thimphu) ہے جو کہ دریائے تھمفو کے کنارے آباد ہے۔

بھیڑ بکریاں پالنا یہاں کے لوگوں کا ایک اہم پیشہ ہے۔ خواتین کڑھائی کا کام گھروں میں بیٹھ کر کرتی ہیں۔ یہاں مربہ جات بنانے کی بھی کافی فیکٹریاں ہیں۔ بھوٹان کی سرکاری زبان "ژونگا" (Dzongkha) ہے۔ زیادہ تر عوام کا مذہب بدھ مت ہے۔

دونوں ممالک کے درمیان وفود کا تبادلہ ہوتا رہتا ہے۔ 2004ء میں اسلام آباد میں ہونے والی سارک کانفرنس میں بھوٹان نے شرکت کی۔ اسی سال پاکستان کے وزیراعظم شوکت عزیز نے اپنے وفد کے ساتھ بھوٹان کا سرکاری دورہ کیا اور باہمی دل چسپی کے کئی امور پر بات چیت کی۔

سوال 37۔ بھوٹان پاکستان سے کون سی اشیا درآمد اور برآمد کرتا ہے؟

جواب: **برآمدات:**

بھوٹان کے لیے پاکستان کی اہم برآمدات میں کپاس کی گانٹھیں، ٹیکسٹائل کی اشیا، کھیلوں کا سامان اور چمڑے سے بنی ہوئی اشیا وغیرہ شامل ہیں۔

درآمدات:

بھوٹان سے پاکستان کی اہم درآمدات میں پٹ سن، ربڑ، بیجوں کا تیل اور مختلف کیمیکلز شامل ہیں۔

سوال 38۔ امریکا میں 11۔ستمبر 2001ء کے واقعہ کے پاکستان پر اثرات تحریر کریں۔

جواب: 11۔ستمبر 2001ء حادثے کے پاکستان پر اثرات:

11۔ستمبر 2001ء میں امریکا میں ہونے والی دہشت گردی کے واقعات کے بعد امریکا نے افغانستان پر حملہ کر دیا۔اس جنگ میں پاکستان نے امریکا کا ساتھ دیا۔وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان اور امریکا کے تعلقات مزید بہتری کی طرف گامزن ہوئے۔

سوال 39۔معاہدہ تاشقند سے کیا مراد ہے؟

جواب: معاہدہ تاشقند:

1965ء کی پاک بھارت جنگ کے بعد روس نے تاشقند کے مقام پر بھارت اور پاکستان کے درمیان معاہدہ کرا کے جنگی قیدیوں کی واپسی اور علاقوں پر قبضے کا مسئلہ حل کرایا۔روس نے بھارت کی مدد جاری رکھی۔

سوال 40۔ پاکستان اور روس کے تعلقات خوشگوار کیوں نہیں ہیں؟

جواب: پاک روس تعلقات:

پاک روس تعلقات میں پاکستان کے امریکا کے ساتھ تعلقات کے باعث سرد مہری رہی۔روس کے افغانستان پر قبضے کے بعد تو پاکستان اور روس کے تعلقات میں مزید بگاڑ پیدا ہو گیا۔پاکستان نے کھل کر روسی قبضے کی مخالفت کی اور امریکا اور مغربی ممالک کے تعاون سے افغان عوام کی مدد کی۔

سوال 41۔ موجودہ دور میں پاکستان اور برطانیہ کے تعلقات کس نوعیت کے ہیں؟

جواب: پاک برطانیہ تعلقات:

موجودہ دور میں برطانیہ اور پاکستان کے درمیان تعلقات میں اضافہ ہو رہا ہے۔دونوں ممالک کے درمیان تعلیم کے فروغ،سماجی شعبے کی ترقی،معاشی ڈھانچے کی بہتری کے لیے سرمایہ کاری میں اضافہ،غربت کے مسئلے سے نمٹنا،توانائی کے بحران،شہریوں کے تحفظ اور ان کی سیکورٹی اور معاشرے میں بڑھتی ہوئی انتہا پسندی کے چیلنج سے نمٹنے کے لیے کئی معاہدے ہو چکے ہیں۔

سوال 42۔ پاکستان اور جاپان کے آپس کے تعلقات کا جائزہ لیں۔

جواب: پاکستان اور جاپان کے تعلقات:

پاکستان اور جاپان کے درمیان 1952ء سے سفارتی تعلقات قائم ہیں۔ 1957ء میں جاپان اور پاکستان کے وزرائے اعظم نے ایک دوسرے کے ممالک کے دورے کیے،جن میں معاشی اور صنعتی تعاون کو فروغ دینے کے لیے معاہدے کیے گئے۔

جاپان نے پاکستان کی صنعتی ترقی کے لیے قابل ذکر معاونت کی۔ جاپان پاکستان کو قرضے فراہم کرنے والا ایک اہم ملک ہے۔ جاپان، پاکستان کی صنعتی ضروریات مثلاً بجلی کا سامان صنعتی مشینری، کاریں، ٹرک، موٹر سائیکل، کیمیائی مادے اور کیمیکل مشینری اور بھاری صنعت وغیرہ کی تکمیل کے لیے معاونت کرتا رہا ہے۔اس طرح جاپان اور پاکستان کے درمیان تجارت کا حجم بڑھتا چلا گیا۔

سوال 43۔ جاپان نے بلوچستان کی پسماندگی دور کرنے کے لیے کیا اقدامات کیے؟

جواب: جاپان کے اقدامات:

جاپان نے بلوچستان کی پسماندگی دور کرنے کے لیے بلوچستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی خضدار کے لیے جدید مشینری، گدو، سبی اور کوئٹہ کے درمیان بجلی کی سپلائی، پسنی میں ڈیزل پاور سٹیشن کا قیام، پاکستان میں زیرزمین پانی کی تلاش اور پینے کے صاف پانی کے منصوبے شروع کر کے مثبت کردار ادا کیا۔

سوال 44۔ جاپان کی سرکاری ایجنسی 'جاپان انٹرنیشنل کوآپریشن ایجنسی' (جائیکا) پاکستان کی کن شعبوں میں معاونت کر رہی ہے؟

جواب: جائیکا کا کردار:

جاپان کی سرکاری ایجنسی، جاپان انٹرنیشنل کوآپریشن ایجنسی (جائیکا) (Japan International Cooperation Agency - JICA) پاکستان میں تعلیم، صحت، پینے کے پانی کی فراہمی اور نکاسیِ آب، ماحول، آب پاشی اور زراعت، ذرائع آمدورفت، توانائی اور قدرتی آفات سے بچاؤ وغیرہ کے شعبوں میں معاونت کر رہی ہے۔

سوال 45۔ یورپی یونین سے کیا مراد ہے؟ یورپی یونین نے پاکستان میں کون سے منصوبوں پر کام کیا؟

جواب: یورپی یونین سے مراد:

یورپی یونین یورپی ممالک کی ایک تنظیم ہے۔ یورپی ممالک نے باہمی طور پر "ایک یورپ" کے تصور کے تحت یورپی یونین بنائی ہے۔ پاکستان اور یورپی یونین کے تعلقات 1976ء میں قائم ہوئے۔ پاکستان کی معیشت یورپی یونین کے ساتھ مضبوط تجارتی تعلقات اور کئی دوسرے تجارتی معاہدوں کے ساتھ جڑی ہے۔

پاکستان کے پاس سویڈن کے تیار کردہ بال بیرنگ اور دیگر صنعتی سامان آتا ہے، مگر یہاں بھی تجارت بڑی حد تک یک طرفہ ہے۔ ناروے کی کمپنی ٹیلی نار کا پاکستان میں موبائل فون کا نیٹ ورک کام کر رہا ہے۔

سوال 46۔ چین اور پاکستان کا اقتصادی راہ داری منصوبہ مختصراً بیان کریں۔ (L.B. 2022)

جواب: چین اور پاکستان راہ داری منصوبہ:

چین، پاکستان اقتصادی راہ داری منصوبہ بہت بڑا تجارتی منصوبہ ہے، جس کا مقصد جنوب مغربی پاکستان سے چین کے شمال مغربی علاقے سنکیانگ تک گوادر بندرگاہ، ریلوے اور موٹروے کے ذریعے سے تیل اور گیس کی کم وقت میں ترسیل ہے۔ اقتصادی راہ داری دونوں ممالک کے تعلقات میں مرکزی اہمیت کی حامل تصور کی جاتی ہے۔

سوال 47۔ چین پاکستان اقتصادی راہ داری منصوبہ (CPEC) کی پاکستان کے لیے اہمیت بیان کریں۔

جواب: اقتصادی راہ داری منصوبہ کی اہمیت:

چین پاکستان کا اقتصادی راہ داری منصوبہ پاکستان اور پورے خطے کے ممالک کی معیشت کے لیے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ یہ منصوبہ مختلف خطوں کو باہمی طور پر منسلک کر کے ترقی و خوش حالی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ افغانستان میں قیامِ امن

اور تعمیرِ نو کے آغاز کے پیشِ نظر اس منصوبے کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ افغانستان میں امن کے نتیجہ میں گوادر بندرگاہ سے تجارت بڑھے گی۔

سوال 48۔ چین پاکستان اقتصادی راہ داری منصوبہ (CPEC) کا پاکستان کی معیشت پر کیا اثرات مرتب ہوئے؟

جواب: چین پاکستان اقتصادی راہ داری منصوبے کے معیشت پر اثرات:

پاکستان کی معیشت پر اس کے مثبت اثرات کی توقع کی جا رہی ہے۔ مستقبل کی ضروریات کے پیشِ نظر سی پیک کے تحت توانائی، سڑکوں، ریل، صنعت اور سیاحت وغیرہ کے شعبوں کو ترقی ملے گی۔ ملک میں کاروباری سرگرمیاں تیز ہوں گی، معیشت مستحکم ہوگی، روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے اور غربت میں کمی لانے میں مدد ملے گی۔ ملکی معیشت کے مختلف شعبوں میں ترقی کے لیے چین کے تجربات سے فائدہ اٹھایا جائے گا۔

سوال 49۔ پاکستان نے مسئلہ فلسطین پر اقوام متحدہ میں جو کردار ادا کیا۔ اس کی وضاحت کریں۔

جواب: اقوام متحدہ میں پاکستان کا کردار:

پاکستان نے مسئلہ فلسطین پر اقوامِ متحدہ میں خصوصی کردار ادا کیا ہے۔ فلسطینیوں پر ہونے والے مظالم کی جانب اقوامِ عالم کی توجہ دلائی ہے، تاکہ مسئلہ فلسطین حل کر کے فلسطینی مسلمانوں کے لیے آزاد وخودمختار ریاست قائم کی جائے۔ امریکا اور یورپی ریاستیں اسرائیل کی مددگار ہیں، اس لیے اقوامِ متحدہ کو یہ مسئلہ حل کرنے میں کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اقوامِ متحدہ میں اگرچہ اصولاً تمام ریاستوں کی حیثیت یکساں ہے، مگر عملی طور پر امریکا اور یورپی ریاستوں کو اقوامِ متحدہ میں خصوصی قوت حاصل ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دنیا میں مستقل امن کے لیے تمام عالمی طاقتیں اپنا کردار مثبت انداز میں ادا کریں۔

سوال 50۔ ویٹو کے اختیار سے کیا مراد ہے؟ (L.B. 2022)

جواب: ویٹو:

دنیا کی پانچ بڑی طاقتیں امریکا، برطانیہ، فرانس، روس اور چین کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اقوامِ متحدہ میں پیش کردہ کسی قرارداد یا بل کو مسترد کر سکتے ہیں، اس کو ویٹو (Veto) کہا جاتا ہے۔

سوال 51۔ دنیا میں قیامِ امن میں پاکستان کا کردار تحریر کریں۔ (L.B. 2022)

جواب: قیامِ امن میں پاکستان کا کردار:

دنیا میں قیامِ امن کے لیے پاکستان کا کردار صرف سیاسی معاملات اور امن فوج تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ پاکستان نے اس کے دیگر فلاحی اداروں میں بھی قابلِ ذکر کردار ادا کیا ہے۔ بہت سے پاکستانی اقوامِ متحدہ کے اداروں میں ملازمت کرتے ہیں۔ اقوامِ متحدہ کے سیکرٹریٹ میں بھی کئی پاکستانی تعینات ہیں اور وہ اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

سوال نمبر 52۔ پاکستان پر 1971ء کی جنگ کے دو اثرات تحریر کیجیے۔ (L.B. 2022)

جواب: پاکستان پر 1971ء کی جنگ کے اثرات:

دسمبر 1971ء میں بھارت اور پاکستان کے درمیان ایک دفعہ پھر جنگ کا آغاز ہوا۔ اس جنگ میں بھارت کو یقینی حد تک مقامی لوگوں کی حمایت حاصل تھی جس وجہ سے پاکستان اپنے ایک حصے سے محروم ہوا۔

حصہ اوّل

2۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب دیں۔

سوال 1۔ معاشی ترقی کی تعریف کریں۔

جواب: معاشی ترقی:

گراہم بینک (Graham Bannock) کے الفاظ میں: ''معاشی ترقی ،معیشت کی پیداواری صلاحیت میں ایسے لگاتار عمل کا نام ہے کہ جس کے نتیجے میں قومی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔''

سوال 2۔ پاکستان میں غیر ملکی سرمایہ کاری کے کم ہونے کی اہم وجہ کیا ہے؟

جواب: غیر ملکی سرمایہ کاری میں کمی کی اہم وجہ:

1998ء میں ایٹمی دھماکے کرنے کی وجہ سے غیر ملکی سرمایہ کاری بہت زیادہ متاثر ہوئی۔

سوال 3۔ افرادی قوت سے کیا مراد ہے؟ اس میں کون سے لوگ شامل ہوتے ہیں؟ (L.B. 2022)

جواب: افرادی قوت:

افرادی قوت (Labour Force) یا ورک فورس (Work Force) سے مراد 16 سال یا اس سے زیادہ عمر کے وہ افراد ہیں جو کمانے کے اہل ہوں۔ ان میں برسرِ روزگار اور بے روزگار دونوں طرح کے افراد شامل ہوتے ہیں۔ یہ معیشت کو فعال بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سارے کمانے والے لوگ، تمام بے روزگار، پارٹ ٹائم ورکر اور تنخواہ دار لوگ اس میں شامل ہوتے ہیں یعنی یہ

وہ لوگ ہیں جو معیشت کو قابلِ فروخت اشیا و خدمات (Goods and Services) مہیا کرتے ہیں۔

سوال 4۔ دفاعی صنعت سے کیا مراد ہے؟

جواب: دفاعی صنعت:

دفاعی صنعت سے مراد ایسی صنعت ہے۔ جہاں ملکی ضروریات کے مطابق اسلحہ، گولہ بارود اور دیگر دفاعی سامان تیار ہوتا ہے۔ مثلاً ہیوی مکینیکل کمپلیکس ٹیکسلا، پاکستان آرڈیننس فیکٹری واہ کینٹ۔

سوال 5۔ پاکستان کی پانچ رابطہ انہار کے نام لکھیں۔

جواب: پاکستان کی رابطہ انہار:

۱۔ رسول، قادر آباد ۲۔ قادر آباد، بلوکی ۳۔ بلوکی، قادر آباد

۴۔ تریموں، سدھنائی ۵۔ چشم، جہلم

اضافی مختصر سوالات

سوال 6۔ قومی پیداوار میں اضافے سے ملکی معیشت پر کیا مثبت اثرات پڑتے ہیں؟

جواب: معیشت پر مثبت اثرات:

اگر قومی پیداوار حکومت کے معینہ ہدف کے مطابق بڑھتی رہے تو اس سے حکومت اپنے ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں کافی کام یاب رہتی ہے۔ اندرونِ ملک اشیا و خدمات (Goods and Services) کی فراوانی ہوتی ہے، مہنگائی پر کنٹرول رہتا ہے، سرمائے کی گردش میں تیزی آجاتی ہے، کاروباری سرگرمیوں میں اضافہ ہو جاتا ہے، روزگار کے مواقع بڑھتے ہیں، فی کس آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے، جس سے عوام کا معیارِ زندگی بہتر ہوتا ہے۔ اشیا کی پیدائش کا انداز اور معیار تبدیل ہو جاتا ہے۔

سوال 7۔ قومی پیداوار میں کمی کی صورت میں ملکی معیشت پر کون سے منفی اثرات کارفرما ہوتے ہیں؟

جواب: ملکی معیشت پر منفی اثرات:

قومی پیداوار میں کمی کی صورت میں حکومت اور عوام دونوں کے لیے مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں، مہنگائی میں اضافہ ہو جاتا ہے، زر کی قدر میں کمی آجاتی ہے اور روزگار کے مواقع میں کوئی بہتری نہیں آتی۔ فی کس آمدنی اور عوام کے معیارِ زندگی میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ خسارہ اور قرضہ معیشت کا لازمی حصہ بن جاتے ہیں، لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ غربت اور محرومی کا خاتمہ معاشی ترقی کی رفتار میں اضافے سے ہی ممکن ہے۔

سوال 8۔ حکومت نے معاشی ترقی کی رفتار تیز کرنے اور درپیش رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے کون کون سے ادارے قائم کیے؟

جواب: ادارے:

حکومت پاکستان نے معاشی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے اور درپیش رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے 1952ء میں منصوبہ بندی اور ترقیاتی بورڈ (Planning and Development Board) اور 1953ء میں منصوبہ بندی کمیشن (Planning Commission) قائم کیا۔

سوال9۔ قائدِ اعظم محمد علی جناح رحمتہ اللہ علیہ پاکستان کے گورنر جنرل کب بنے؟

جواب: قائدِ اعظم محمد علی جناح رحمتہ اللہ علیہ بطور گورنر جنرل:

قائدِ اعظم محمد علی جناح رحمتہ اللہ علیہ نے 15۔اگست 1947ء کو پاکستان کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔

سوال10۔قیام پاکستان کے بعد پاکستان کو کون کون سے مسائل کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: قیام پاکستان کے بعد درپیش مسائل:

پاکستان کو اپنے قیام کے روز سے ہی مہاجرین کی آبادکاری، انتظامی مسائل، حد بندی کے مسائل، مسئلہ کشمیر، ریاستوں کا الحاق، اثاثوں کی تقسیم، دریائی پانی کا مسئلہ، فوجی اثاثوں کی تقسیم اور دیگر معاشی مسائل کا سامنا رہا ہے۔

سوال 11۔ کولمبو پلان سے کیا مراد ہے؟ (L.B. 2022)

جواب: کولمبو پلان:

جون 1953ء تک زیادہ تر ترقیاتی کام ایک چھے سالہ منصوبے کے تحت انجام دیے گئے، جسے کولمبو پلان (Colombo Plan) کہا جاتا ہے۔اس منصوبے کے تحت ملک میں انفراسٹرکچر کی تعمیر پر خصوصی توجہ دی گئی، تاکہ صنعتوں کے قیام کے لیے حالات کو موزوں، مناسب اور سازگار بنایا جاسکے۔

سوال12۔خام قومی پیداوار G.D.P کسے کہتے ہیں؟ (L.B. 2022)

جواب: G.D.P:

خام قومی پیداوار (جی۔ڈی۔پی) کسی معیشت میں کسی مخصوص عرصہ کے دوران میں پیدا کی جانے والی اشیا و خدمات کے (مارکیٹ قیمت پر) مجموعہ کو کہتے ہیں۔مخصوص عرصہ سے مراد عام طور پر ایک سال ہوتا ہے۔

سوال13۔پنجاب زرعی کالج اور ادارہ تحقیق اور زرعی یونی ورسٹی کب قائم ہوئی؟

جواب: پنجاب زرعی کالج اور ادارہ تحقیق کا قیام:

1906ء میں صوبہ پنجاب کے شہر لائل پور (موجودہ فیصل آباد) میں ''پنجاب زرعی کالج اور ادارہ تحقیق'' (Punjab Agricultural College and Research Institute) قائم کیا گیا اس کو 1961ء میں اپ گریڈ کر کے زرعی یونی ورسٹی فیصل آباد (University of Agriculture Faisalabad) بنا دیا گیا۔

سوال14۔کون لوگ افرادی قوت میں شامل نہیں ہوتے؟

جواب: جو لوگ افرادی قوت میں شامل نہیں ہوتے:

بچے، گھریلو خواتین (جو کوئی ملازمت نہیں کرتیں) اور عمر رسیدہ لوگ افرادی قوت میں شامل نہیں ہوتے۔خواتین اور بوڑھے افراد گھر اور بچوں کی دیکھ بھال میں نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

سوال15۔ معدنیات سے کیا مراد ہے؟

جواب: معدنیات سے مراد:

معدنیات سے مراد زیرِ زمین موجود دھاتی اور غیر دھاتی اشیا ہیں۔

سوال16۔ معدنیات کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: معدنیات کی اقسام:

معدنیات کی دو اقسام ہوتی ہیں۔

(الف) دھاتی معدنیات (ب) غیر دھاتی معدنیات

سوال17۔ پاکستان میں خام لوہے کی پیداوار کب شروع ہوئی؟

جواب: خام لوہے کی پیداوار:

پاکستان میں خام لوہے کی پیداوار 1957ء میں شروع ہوئی۔

سوال18۔ مینگانیز کے استعمالات بیان کریں۔ (L.B. 2022)

جواب: مینگانیز کے استعمالات:

یہ دھات بیٹری سازی، بلب بنانے، رنگ سازی اور سٹیل انڈسٹری میں استعمال ہوتی ہے۔ پاکستان میں اس کے ذخائر لسبیلہ اور ضلع چاغی (بلوچستان) میں پائے جاتے ہیں۔

سوال19۔ باکسائیٹ کا استعمال بیان کریں۔

جواب: باکسائیٹ:

یہ قیمتی دھات ایلومینیم بنانے میں استعمال ہوتی ہے۔ اس کے ذخائر آزاد کشمیر میں ضلع مظفر آباد اور کوٹلی، پنجاب میں کوہستان نمک کے وسطی علاقوں میں اور بلوچستان لورالائی کے مقامات پر پائے جاتے ہیں۔

سوال20۔ کرومائیٹ کے استعمالات بیان کریں۔

جواب: کرومائیٹ کے استعمالات:

یہ دھات سٹین لیس سٹیل بنانے کی صنعتوں کے علاوہ فولاد سازی کی صنعتوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ مزید برآں انجینئرنگ کے آلات بنانے میں بھی کام آتی ہے۔ بلوچستان میں اس کے ذخائر مسلم باغ، لسبیلہ اور چاغی وغیرہ کے علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں مالاکنڈ اور مہمند ایجنسی وغیرہ میں بھی اس کے ذخائر موجود ہیں۔

سوال21۔ پاکستان میں کوئلے کے سب سے بڑے ذخائر کہاں پائے جاتے ہیں؟

جواب: کوئلے کے ذخائر:

پاکستان میں کوئلہ کے سب سے بڑے ذخائر تھر (سندھ) میں ہیں۔

سوال22۔ جپسم پر نوٹ لکھیں۔

جواب: جپسم:

یہ ایک بہت ہی کارآمد اور مفید پتھر ہے جو صنعت اور زراعت دونوں میں استعمال ہوتا ہے۔ زراعت میں اسے سیم و تھور کے خاتمے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ کیمیائی کھاد، سیمنٹ، کاغذ اور روغن تیار کرنے کی صنعتوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ گلابی اور سفید رنگ کا

جپسم صوبہ پنجاب میں ڈیرہ غازی خاں، میانوالی اور جہلم سے ملتا ہے۔

سوال 23۔ خوردنی نمک کے استعمالات بیان کریں۔

جواب: خوردنی نمک:

نمک انسانی ذائقے کا ایک اہم عنصر ہے جو خوراک کے علاوہ سوڈا ایش، کاسٹک سوڈا، سوڈیم بائی کاربونیٹ، ٹیکسٹائل مل اور چمڑے وغیرہ کی صنعتوں میں استعمال ہوتا ہے۔ پاکستان خوردنی نمک کی پیداوار میں خودکفیل ہے۔ کوہستان نمک (Salt Range) میں پائی جانے والی کھیوڑہ کی نمک کان کوالٹی اور ذائقہ کے لحاظ سے دنیا کی چند بڑی کانوں میں شمار کی جاتی ہے۔

سوال 24۔ چونے کے پتھر کے استعمالات بیان کریں۔

جواب: چونے کا پتھر:

یہ زیادہ تر سیمنٹ بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں اس کے بڑے ذخائر کوہستان نمک، سطح مرتفع پوٹھوار، داؤدخیل، زندہ پیر اور مارگلہ کی پہاڑیاں ہیں۔

سوال 25۔ گندھک کے استعمالات بیان کریں۔

جواب: گندھک:

اس دھات کو زیادہ تر رنگ روغن، کیمیائی کھاد، مصنوعی ریشے اور دھماکہ خیز مواد کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے۔ گندھک زراعت کے شعبے میں سیم وتھور کے خاتمے اور گندھک کا تیزاب بنانے میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ پاکستان میں اس کے ذخائر بلوچستان کے ضلع چاغی میں پائے جاتے ہیں۔

سوال 26۔ معدنی شعبے کی اہمیت بیان کریں۔ (L.B. 2022)

جواب: معدنی شعبے کی اہمیت:

معدنی شعبے کو ترقی دینا انتہائی ضروری ہے کیوں کہ اس سے اندرون ملک ملازمت کے مواقع پیدا ہونے کے علاوہ سرمایہ کاری میں اضافہ ہوتا ہے، مقامی صنعت کو پھلنے پھولنے کا موقع ملتا ہے اور مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے مالیات میں اضافہ ہوتا ہے، قومی اور فی کس آمدنی بڑھتی ہے، درآمدات میں کمی اور برآمدات میں اضافہ ہونے سے تجارتی توازن بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے اور کاروباری سرگرمیوں میں تیزی آتی ہے۔

سوال 27۔ پاکستان میں زراعت کو کیا اہمیت حاصل ہے؟

جواب: زراعت کی اہمیت:

زراعت ہماری ملکی معیشت کا ایک اہم ستون ہے۔ ہماری دیہی آبادی کا لگ بھگ 60 فی صد حصہ بلاواسطہ یا بالواسطہ زرعی شعبے کے ساتھ منسلک ہے۔ ملکی افرادی قوت کا تقریباً 19 فی صد حصہ کے ساتھ نمایاں پوزیشن پر ہے، جب کہ ملکی برآمدات میں زراعت اور اس کی مصنوعات کا حصہ تقریباً 60 فی صد ہے۔

سوال28۔ پاکستان کے زرعی شعبہ کو درپیش اہم مسائل بیان کریں۔

جواب: زرعی شعبہ کو درپیش اہم مسائل:

i۔ جدید مشینی کاشت کے لیے سرمائے کی کمی۔

ii۔ وسیع وعریض قابل کاشت رقبہ کے لیے ناکافی ذرائع آب پاشی۔

iii۔ کاشت کاروں میں جدید تعلیم اور شعور کی کمی۔

iv۔ زرعی اجناس کی ترسیل وفروخت کے لیے ناکافی ذرائع نقل وحمل۔

سوال29۔ زراعت میں جدت پسندی سے کیا مراد ہے؟

جواب: زراعت میں جدت پسندی:

i۔ پانی کی کمی کو پورا کرنے اور پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت بڑھانے کے لیے نئے ڈیموں کی تعمیر۔

ii۔ زراعت میں جدید مشینری یعنی ٹریکٹر، ڈرل اور کمبائن ہارویسٹر وغیرہ کا استعمال۔

iii۔ ناہموار کھیتوں کو ہموار بنانے کے لیے لیزر لینڈ لیولنگ ٹیکنالوجی (Laser Land Levelling Technology) کا فروغ۔

iv۔ روایتی کھالوں کی بجائے اصلاح کردہ (پختہ) کھالوں سے آب پاشی کرنا۔

سوال30۔ زرعی پیداوار میں اضافے کے لیے حکومت کے تین اقدامات لکھیں۔

جواب: حکومتی اقدامات:

i۔ زرعی مالکان کو رعایتی قیمت (Subsidy) پر لیزر لینڈ لیولنگ ٹیکنالوجی کی فراہمی۔

ii۔ سپرنکلر (آب پاشی بذریعہ پھوار) اور ڈرپ (قطرہ قطرہ آب پاشی) ٹیکنالوجی کی ترویج کے لیے کاشت کاروں کو سب سڈی کی سہولت۔

iii۔ ٹریکٹر کی خریداری کے لیے قرضہ سکیم کا اجرا۔

سوال 31۔ پاکستان کے اہم ذرائع آب پاشی کون کون سے ہیں؟

جواب: پاکستان کے اہم ذرائع آب پاشی:

پاکستان کے اہم ذرائع آب پاشی درجہ ذیل ہیں:

i۔ بارش ii۔ انہار iii۔ ٹیوب ویل iv۔ کاریز

سوال32۔ نہروں کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: نہروں کی اقسام:

کارکردگی کے لحاظ سے انہار کی تین اقسام ہیں:

i۔ دوامی نہریں ii۔ غیر دوامی نہریں iii۔ سیلابی نہریں

سوال33۔ دوامی نہروں سے کیا مراد ہے؟

جواب: دوامی نہریں:

یہ وہ آب پاشی نہریں ہیں جو سارا سال جاری رہتی ہیں اور دریائی پانی کو کھیتوں تک پہنچانے کا اہم ذریعہ ہیں۔اپر چناب، لوئر چناب، اپر جہلم، لوئر جہلم، لوئر باری دوآب اور نہر پاکپتن وغیرہ پورا سال بہنے والی اہم دوامی نہریں ہیں۔

سوال34۔ غیر دوامی نہروں سے کیا مراد ہے؟

جواب: غیر دوامی نہریں:

ان کو ششماہی نہریں بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ ان میں صرف موسم گرما اور موسم برسات میں ہی پانی چھوڑا جاتا ہے۔

سوال35۔سیلابی نہروں سے کیا مراد ہے؟

جواب: سیلابی نہریں:

موسم گرما اور برسات میں جب دریاؤں میں پانی کی سطح بلند ہو جائے یا دریاؤں میں شدید طغیانی کے وقت پانی خطرے کے نشان تک پہنچ جائے تو بیراج کو نقصان سے بچانے کے لیے ان نہروں میں پانی چھوڑ دیا جاتا ہے۔دریائے سندھ اور چناب سے نکلنے والی بہت سی نہروں کا تعلق اسی قسم سے ہے۔

سوال36۔ کاریز کسے کہتے ہیں؟

جواب: کاریز:

علاقے کی مخصوص جغرافیائی صورتِ حال اور نہری پانی کی شدید کمی کی وجہ سے پانی کو زیرِ زمین نالوں کے ذریعے سے کھیتوں تک پہنچایا جاتا ہے۔ان نالوں کو" کاریز" کہتے ہیں۔

سوال37۔ معاہدہ سندھ طاس سے کیا مراد ہے؟

جواب: معاہدہ سندھ طاس:

عالمی طاقتوں کی زیر نگرانی پاکستان اور بھارت کے مابین ستمبر 1960ء میں معاہدہ سندھ طاس معرضِ وجود میں آیا جس کی رو سے تین مشرقی دریا، راوی، ستلج اور بیاس بھارت کے حصے میں آئے۔تین مغربی دریا سندھ، چناب اور جہلم پاکستان کی تحویل میں دے دیے گئے اور ان پر پاکستان کے مکمل حقوقِ ملکیت تسلیم کر لیے گئے۔

سوال38۔ مشرقی دریاؤں میں پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لیے کیا حکمت عملی تشکیل دی گئی؟

جواب: مشرقی دریاؤں میں پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لیے درج ذیل حکمتِ عملی تشکیل دی گئی:

i۔ دریائے جہلم پر منگلا اور دریائے سندھ پر تربیلا ڈیم کی تعمیر کے علاوہ 5لاکھ ایکڑ فٹ پانی چشمہ بیراج پر سٹور کرنا۔

ii۔ پرانے بیراجوں کی اصلاح اور مناسب جگہوں پر نئے بیراجوں کو تعمیر کرنا۔

iii۔ دریاؤں کو آپس میں جوڑنے کے لیے رابطہ انہار کو تعمیر کرنا۔

سوال39۔ پاکستان کے اہم بیراجوں کے نام تحریر کریں۔

جواب: پاکستان کے اہم بیراج:

جناح بیراج، چشمہ بیراج، تونسہ بیراج، گڈو بیراج، سکھر بیراج، کوٹری بیراج۔

سوال40۔ پنجند کے مقام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: پنجند:

پانچ دریا یعنی ستلج، بیاس، راوی، چناب اور جہلم آپس میں ضم ہوکر پنجند (Penjnad) کے مقام (ضلع مظفر گڑھ) پر پنجند کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ پنجند بیراج سے پنجند کینال اور عباسیہ نہر نکال کر جنوبی پنجاب کو سیراب کیا جا رہا ہے۔ پنجند، کوٹ مٹھن (ضلع راجن پور) کے مقام پر دریائے سندھ میں شامل ہو جاتا ہے۔

سوال 41۔ وارسک ڈیم کہاں تعمیر کیا گیا ہے؟

جواب: وارسک ڈیم:

یہ ڈیم پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا میں پشاور کے نزدیک دریائے کابل پر بنایا گیا ہے۔ یہاں سے فصلوں کی آب پاشی کے لیے انہار نکالنے کے علاوہ پن بجلی بھی پیدا کی جا رہی ہے۔

سوال42۔ خان پور ڈیم کہاں واقع ہے؟

جواب: خان پور ڈیم:

خان پور ڈیم ایک آبی ذخیرہ ہے جو صوبہ خیبر پختونخوا میں دریائے ہرو (Haro River) پر خان پور (ضلع ہری پور) میں واقع ہے۔ یہ اسلام آباد سے قریباً 40 کلومیٹر دور ہے۔ اس ڈیم سے راولپنڈی اور اسلام آباد کو پینے کا پانی فراہم کیا جاتا ہے۔ یہ خیبر پختونخوا اور پنجاب کے کچھ علاقوں کو سیراب بھی کرتا ہے۔

سوال43۔ تانڈا اور چنغوز ڈیم کہاں واقع ہیں؟

جواب: تانڈا اور چنغوز ڈیم:

تانڈا ڈیم ایک چھوٹا بند ہے جو ضلع کوہاٹ، پاکستان کے صوبے خیبر پختونخوا میں تانڈا جھیل پر واقع ہے۔ چنغوز ڈیم ایک بارانی ڈیم ہے جو صوبہ خیبر پختونخوا میں لتمبر گاؤں (Latambar Village) (ضلع کرک) میں واقع ہے۔ یہ مقامی سطح پر آب پاشی کی ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔

سوال44۔ حب ڈیم کہاں واقع ہے؟

جواب: حب ڈیم:

حب ڈیم ایک آبی ذخیرہ ہے جو دریائے حب پر کراچی سے 56 کلومیٹر دور صوبہ سندھ اور بلوچستان کی سرحد پر واقع ہے۔ یہ ڈیم صرف ایک آبی ذخیرہ ہی نہیں، بلکہ ایک بہترین تفریح مقام بھی ہے۔

سوال 45۔ میرانی ڈیم کہاں واقع ہے؟

جواب: میرانی ڈیم:

میرانی ڈیم بلوچستان کے ضلع کیچ (Kech District) میں تربت (Turbat) سے 43 کلومیٹر دور مغرب کی طرف واقع ہے۔

سوال 46۔ حکومت پاکستان کی طرف سے مویشی پالنے کے شعبہ کی ترقی کے لیے کیا اقدامات کیے گئے ہیں؟

جواب: مویشی پالنے کے شعبہ کی ترقی:

لائیوسٹاک میں اضافہ کے لیے حکومت متعدد اقدامات کر رہی ہے، جن میں افزائش نسل والے جانوروں کی درآمد، موبائل سروس، متعلقہ افراد کی تربیت، لائیوسٹاک، ڈیری کی درآمدات پر کسٹم ڈیوٹی کا خاتمہ اور اس شعبہ کے لیے بینکوں سے کم مارک اپ پر قرضوں کا حصول وغیرہ شامل ہیں۔

سوال 47۔ پولٹری کے شعبے کو ترقی دینے کے لیے حکومت نے کیا اقدامات کیے؟

جواب: پولٹری:

حکومت نے اس شعبے کی ترقی کے لیے ایک چار سالہ پروگرام ترتیب دیا ہے، جس کے تحت لگ بھگ 33 کروڑ روپے اس پر صرف کیے جائیں گے۔ حکومت کی طرف سے پولٹری کے شعبے کی ترقی کے لیے آسان شرائط پر قرض دیا جا رہا ہے۔ اس سہولت کے تحت پولٹری فارمز (برائلر، لیئر اور ہیچری) کے روزمرہ کے اخراجات مختلف پولٹری مشینری و آلات کی خریداری اور موجودہ فارم کی توسیع و تعمیر کے لیے قرض حاصل کیا جا سکتا ہے۔

سوال 48۔ ماہی گیری پیشے کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: ماہی گیری:

سمندر یا دریاؤں کے کناروں پر بسنے والے افراد کی اکثریت ماہی گیری کے شعبے سے وابستہ ہے، جب کہ ماہی پروری، مچھلیوں کی افزائش نسل کا مصنوعی طریقہ ہے۔ پاکستان مچھلیوں کی برآمد سے کثیر زرمبادلہ کما رہا ہے۔ اس کے علاوہ اب کسان بھی مچھلی فارم بنا کر تجارتی بنیادوں پر مچھلی کی افزائش اور فروخت کر رہے ہیں۔ اس طرح وہ روایتی زراعت سے ہٹ کر زیادہ منافع کما رہے ہیں اور ملک میں گوشت کی پیداوار بڑھانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ مچھلی کو انسانی غذا میں بہت اہمیت حاصل ہے، کیوں کہ یہ پروٹین مہیا کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔

سوال 49۔ صنعتی ترقی سے کیا فوائد حاصل کیے جا سکتے ہیں؟

جواب: صنعتی ترقی کے فوائد:

صنعتی ترقی سے ہم درج ذیل فوائد حاصل کر سکتے ہیں:۔

i۔ ملک میں معاشی استحکام، قومی اور فی کس آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔

ii۔ زرعی شعبہ میں ترقی ہوتی ہے اور برآمدات میں اضافہ ہوتا ہے۔

iii۔ روزگار کے مواقع بڑھ جاتے ہیں اور عوام کے معیار زندگی میں بہتری آتی ہے۔

iv۔ ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہوتا ہے اور ادائیگیوں کا توازن بہتر ہوتا ہے۔

v۔ ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاری بڑھ جاتی ہے اور فنی مہارت کو فروغ ملتا ہے۔

سوال 50۔ گھریلو صنعت سے کیا مراد ہے؟

جواب: گھریلو صنعت:

گھریلو صنعت سے مراد ایک ایسی صنعت ہے جو گھر پر ہی افرادِ خانہ بہت کم سرمایہ لگا کر باہمی تعاون و اشتراک سے چلا رہے ہوں اور اس میں صرف انسانی محنت کا عمل دخل ہو۔

سوال 51۔ چھوٹی صنعت سے کیا مراد ہے؟

جواب: چھوٹی صنعت:

اس سے مراد ایسی صنعت ہے، جس کے لیے کوئی بھاری مشینری درکار نہ ہو۔ چھوٹی صنعتوں میں مرغی خانہ، ڈیری فارمنگ، مچھلی پالنا، پاورلومز، کھیلوں کا سامان تیار کرنا۔

سوال 52۔ چھوٹی صنعت کو کون سے مسائل درپیش ہیں؟

جواب: چھوٹی صنعت کے مسائل:

i۔ لوگوں کا ان پڑھ یا کم پڑھا لکھا ہونا، جس کی وجہ سے جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ حاصل نہ ہونا۔

ii۔ مارکیٹ کی طلب کے مطابق اشیا میں جدّت کا نہ ہونا اور ان کے معیار میں کمی ہونا۔

iii۔ بڑی صنعتوں سے مقابلہ اور منڈیوں تک رسائی میں مشکلات۔

iv۔ بجلی، گیس اور توانائی کے دوسرے وسائل کے حصول میں مشکلات۔

سوال 53۔ چھوٹی صنعت کے مسائل کو حل کرنے کے لیے کیا اقدامات کیے جا رہے ہیں؟

جواب: چھوٹی صنعت کے لیے اقدامات:

چھوٹی صنعت کے مسائل حل کرنے کے لیے سمال انڈسٹریز کارپوریشن قائم ہے، جس کا مقصد چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کے قرضہ جات اور دیگر مسائل کو حل کرنے میں درپیش رکاوٹوں کو دور کرنا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک کی معاشی ترقی کے لیے چھوٹی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور ان کے معیار کو بلند کیا جائے۔

سوال 54۔ بڑے پیمانے کی صنعتیں کون سی ہیں؟

جواب: بڑے پیمانے کی صنعتیں:

بڑے پیمانے کی پیداواری صنعتوں میں ٹیکسٹائل، ادویات، سیمنٹ، سگریٹ، ایئر کنڈیشنز، بسیں، کاریں، پٹرولیم اور اس سے متعلقہ اشیا پیدا کرنے والی صنعتیں، آٹو موبائل، کیمیائی کھادیں تیار کرنے کی صنعتیں، موبائل اور موٹر سائیکل بنانے کی صنعت، ٹی وی، چینی اور کوکنگ آئل وغیرہ بنانے کی صنعتیں شامل ہیں۔

سوال55۔ توانائی کے وسائل کی اقسام لکھیں۔

جواب: توانائی کے وسائل کی اقسام:

توانائی کے وسائل کی درج ذیل چار اقسام ہیں:

i۔ بجلی ii۔ گیس iii۔ معدنی تیل iv۔ کوئلہ

سوال56۔بجلی کے شعبے کوکون سے مسائل درپیش ہیں؟

جواب: بجلی کے مسائل:

i۔ بجلی کے نصب پلانٹ کی پیداواری صلاحیت کے مطابق بجلی پیدا نہیں کی جارہی ہے اور جتنی بجلی پیدا ہورہی ہے وہ بھی بجلی کے خراب اور پرانے ترسیلی نظام کی نذر ہو کر کافی حد تک ضائع ہورہی ہے۔

ii۔ ہائیڈل پاور (آبی بجلی) پانی کی مرہون منت ہوتی ہے جو ڈیموں میں پانی کی کمی بیشی سے بڑھتی گھٹتی رہتی ہے۔ چناں چہ ڈیموں میں پانی کی شدید کمی کی بناپر پیداواری صلاحیت سے کہیں کم پن بجلی پیدا ہورہی ہے۔

iii۔ فرنس آئل مہنگا ہونے کی وجہ سے بجلی مہنگی تیار ہورہی ہے۔

iv۔ گذشتہ عشرے میں ملک میں بھاری سرمایہ کاری کی وجہ سے صنعتی یونٹوں میں کافی اضافہ ہوگیا،لیکن اس کے مقابلے میں بجلی کی پیداوار نہ بڑھائی جاسکی۔

سوال57۔ پاکستان میں قدرتی گیس کے ذخائر کہاں واقع ہیں؟

جواب: قدرتی گیس کے ذخائر:

قدرتی گیس ایک صاف شفاف ماحول دوست اور مستعد انرجی کا ذریعہ ہے۔ پاکستان میں گیس کا سب سے بڑا ذخیرہ 1952ء میں سوئی (بلوچستان) کے مقام پر دریافت ہوا، تاہم گیس کے ذخائر ملک میں وقتاً فوقتاً دریافت ہوتے رہتے ہیں۔ زیریں سندھ، بلوچستان، سطح مرتفع پوٹھوار اور کوہستان نمک کے علاقوں سے بھی گیس دریافت ہوئی ہے۔ سوئی، ماڑی اور قادر پور کے قدرتی گیس کے ذخائر بھی اہمیت کے حامل ہیں۔

سوال58۔OGDCL ادارہ کب قائم کیا گیا؟

جواب: OGDCL:

پاکستان میں تیل اور گیس تلاش کرنے کے لیے 1961ء میں "آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کمپنی لمیٹڈ" (OGDCL) کا ادارہ قائم ہوا۔

سوال59۔ پاکستان میں معدنی تیل کی دریافت کب ہوئی؟ اور اس کے ذخائر کہاں واقع ہیں؟

جواب: معدنی تیل کی دریافت:

معدنی تیل کی دریافت 1968ء میں ہوئی۔ زیریں سندھ، کوہستان نمک، پوٹھوار اور کوہِ سلیمان کا دامنی علاقہ معدنی تیل کی پیداوار کے لیے بڑا اہم ہے۔ معدنی تیل کی طلب میں روز بروز تیزی سے اضافہ ہورہا ہے۔ پاکستان میں معدنی تیل کا سالانہ استعمال لگ بھگ 20 ملین ٹن ہے جس میں سے 8 ملین ٹن ہر سال باہر سے درآمد کرتے ہیں جب کہ باقی ضروریات اندرون ملک پیداوار سے پوری کرتے ہیں۔

سوال60۔ درآمدات اور برآمدات سے کیا مراد ہے؟ (L.B. 2022)

جواب: درآمدات اور برآمدات:

ترقی کے موجودہ دور میں کوئی ملک بھی بین الاقوامی تجارت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کچھ چیزیں اس کو دوسرے ممالک سے منگوانی پڑتی ہیں اور کچھ چیزیں دوسرے ممالک کو بیچنا پڑتی ہیں، جس کو بالترتیب درآمدات (Imports) اور برآمدات (Exports) کہتے ہیں۔

برآمدات:

برآمدات سے مراد ایسی تجارت ہے جس میں اپنے ملک میں تیار کردہ مال کسی دوسرے ملک کو فروخت کر کے زرِمبادلہ کمایا جاتا ہے۔ مثلاً کپاس، چاول اور کھیلوں کا سامان پاکستان کی اہم برآمدات ہیں۔

درآمدات:

درآمدات سے مراد تجارت کی وہ شکل ہے جس میں دوسرے ممالک سے ضرورت کی اشیا زرِمبادلہ کے عوض منگوائی جاتی ہیں۔ مثلاً چائے، کھانے کا تیل اور بھاری مشینری پاکستان کی اہم درآمدات ہیں۔

سوال61۔ تجارتی خسارہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: تجارتی خسارہ:

اگر کسی ملک کی برآمدات کم اور درآمدات زیادہ ہوں تو وہ ملک تجارتی خسارے کی زد میں آ جائے گا۔

سوال62۔ تجارتی خسارہ بڑھنے کی اہم وجوہات کون سی ہیں؟

جواب: تجارتی خسارہ کی اہم وجوہات:

i۔ ملکی درآمدات کے مقابلے میں برآمدات میں بہت زیادہ کمی۔

ii۔ درآمدی قیمتوں کے مقابلے میں برآمدی قیمتوں کا کم ہونا۔

iii۔ امریکی ڈالر کے مقابلے میں ملکی کرنسی کی قیمت کا کم ہونا۔

iv۔ کووڈ۔19 (COVID-19) کے پوری دنیا پر اور بالخصوص ترقی پزیر ممالک پر برے اثرات۔

سوال63۔ تجارتی خسارہ کم کرنے کے لیے کیا اقدامات کیے جا رہے ہیں؟

جواب: تجارتی خسارہ کم کرنے کے لیے اقدامات:

i۔ درآمدات میں کمی کرنا اور روپے کی قیمت کو مستحکم رکھنا۔

ii۔ برآمدات میں اضافہ کرنا اور خام مال کے بجائے اشیا تیار کر کے باہر بھیجنا۔

iii۔ نئی سے نئی منڈیاں تلاش کرنا، اشیا کی کوالٹی، پیکنگ، گریڈنگ اور ترسیل کو بہتر بنانا۔

سوال64۔ پاکستان کی اہم بندرگاہوں کے نام لکھیں۔

جواب: پاکستان کی اہم بندرگاہیں:

پاکستان کی بڑی بندرگاہوں میں کراچی، پورٹ قاسم اور گوادر شامل ہیں۔

سوال 65۔ پاکستان کی اہم بندرگاہوں کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: بندرگاہوں کی اہمیت:

ان کی اہمیت کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے:۔

i۔ پاکستان کو تجارتی نقطہ نظر سے بین الاقوامی سطح پر مرکزی حیثیت (Hub) حاصل ہوگئی ہے، کیوں کہ یہ بندرگاہیں تجارتی سرگرمیوں کے لیے بہت اہمیت کی حامل ہے۔

ii۔ دوسرے ذرائع سے جو ساز و سامان برآمد اور درآمد کرنا مشکل ہے، وہ بندرگاہوں کی وجہ سے آسان ہوگیا ہے۔

iii۔ بندرگاہیں تجارتی سرگرمیاں بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

iv۔ بندرگاہیں ملک کے زرِ مبادلہ کے ذخائر میں اضافہ کا ذریعہ بنتی ہیں۔

v۔ بندرگاہیں روزگار کے مواقع میں اضافہ کرتی ہیں۔

سوال 66۔ کراچی کی بندرگاہ کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: کراچی کی بندرگاہ:

یہ پاکستان کی اہم ترین اور سب سے پرانی بندرگاہ ہے، جس کا عرصہ قیام ڈیڑھ سو سال سے بھی پرانا ہے۔ 1852ء میں کراچی میونسپلٹی نے باقاعدہ طور پر اس کی بنیاد رکھی۔ کراچی بندرگاہ کا شمار دنیا کی اہم بندرگاہوں میں کیا جاتا ہے، جہاں مال اُتارنے اور لوڈ کرنے کی جدید سہولتیں موجود ہیں اور جدید انٹرنیشنل کنٹینرز ٹرمینل (International Container Terminal) بھی تعمیر کیے گئے ہیں، جو جدید ترین دیوہیکل کنٹینرز کرینوں سے لیس ہیں۔ حکومت اسے مزید وسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

سوال 67۔ محمد بن قاسم بندرگاہ کے بارے میں مختصراً تحریر کریں۔

جواب: محمد بن قاسم بندرگاہ:

یہ پاکستان کی دوسری اہم بڑی بندرگاہ ہے جو پاکستان اسٹیل ملز کے نزدیک ہی بنائی گئی ہے، تاکہ سٹیل ملز کی ضروریات کی تکمیل میں آسانی رہے۔ بن قاسم بندرگاہ پر خام لوہے اور کوئلے کے لیے خاص ٹرمینل تعمیر کیے گئے ہیں جو سٹیل مل کی خاطر بنائے گئے ہیں، جہاں بیرونی ممالک سے سٹیل مل کے لیے آنے والا خام لوہا اور کوئلہ اتارا جاتا ہے۔

سوال 68۔ گوادر کی بندرگاہ کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: گوادر کی بندرگاہ:

گوادر بندرگاہ (Gawadar Port) پاکستان کے صوبے بلوچستان کے شہر گوادر میں بحیرہ عرب پر واقع ایک گہرے سمندر کی بندرگاہ ہے۔ اس اہم بندرگاہ کا افتتاح 20 مارچ 2007ء کو ہوا۔ یہ بندرگاہ مشرقی اور وسط ایشیائی ریاستوں کے لیے سمندری رابطے کا بڑا آسان ذریعہ ہے۔

اس پورٹ کے ذریعے سے یوریا کھاد، گندم اور کوئلہ اور دیگر اشیا کی تجارت شروع ہوگئی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ مستقبل قریب میں چین پاکستان راہداری کے تحت شروع ہونے والے منصوبوں کی تکمیل سے گوادر کی بندرگاہ کو دنیا بھر میں مرکزی حیثیت حاصل ہو جائے

گی، جس سے پاکستان کی معاشی حالت میں بہتری آئے گی۔

سوال 69۔ گوادر بندرگاہ پاکستان نے کس ملک سے اور کب خریدی؟

جواب: گوادر بندرگاہ:

گوادر بندرگاہ کا علاقہ پاکستان نے اومان سے 1958ء میں 3 لاکھ ڈالر کے عوض خریدا تھا۔

حصہ اوّل

2۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب دیں۔

سوال 1۔ پانچ قومی تعلیمی مسائل تحریر کریں۔ (L.B. 2022)

جواب: پانچ قومی تعلیمی مسائل:

i۔ غیر تربیت یافتہ اوسط صلاحیتوں والے اساتذہ کی سیاسی کوٹے پر تقرریاں۔

ii۔ بہتر صلاحیت والے اساتذہ تیار کرنے والے تربیتی اداروں کی کمی۔

iii۔ لائبریریوں اور لیبارٹریوں کی ناکافی سہولتیں۔

iv۔ طریقہ امتحان کا ناقص ہونا۔

v۔ ہمارے تعلیمی نصاب میں فنی اور تکنیکی مضامین کی تعلیم نہ ہونے کے برابر ہے۔

سوال 2۔ صنفی امتیاز کی تعریف کریں۔

جواب: صنفی امتیاز کی تعریف:

انسانی معاشرے میں عورت اور مرد میں جنس کی بنیاد پر تفریق کرنا۔ صنفی امتیاز کہلاتا ہے۔

سوال 3۔ ہم نصابی سرگرمیوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: ہم نصابی سرگرمیوں سے مراد:

ہم نصابی سرگرمیوں سے مراد کھیلیں، مباحثے، مشاعرے، تقاریر، مذاکرے اور مطالعاتی دورے وغیرہ طلبہ کی اخلاقی تربیت اور ان کی شخصیت کی تعمیر میں مددگار ہوتے ہیں۔

سوال 4۔ کوئی تین پنجابی شعرا کے نام لکھیں۔ (L.B. 2022)

جواب: پنجابی شعرا:

صوفی شعرا بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ، شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ، بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ، سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔

سوال 5۔ آبادی اور وسائل کے درمیان توازن کیسے قائم کیا جاسکتا ہے؟

جواب: آبادی اور وسائل کے درمیان توازن:

آبادی اور وسائل کے درمیان درجہ ذیل طریقے سے توازن قائم کیا جاسکتا ہے:

i۔ غربت اور بے روزگاری کو ختم کر کے ہم آبادی اور وسائل میں توازن قائم کر سکتے ہیں۔

ii۔ شرح خواندگی کو بڑھا کر آبادی اور وسائل میں توازن قائم کیا جاسکتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات

سوال 6۔ ثقافت سے کیا مراد ہے؟

جواب: ثقافت سے مراد:

ثقافت کسی جگہ پر مقیم افراد کے مشترکہ عقائد، اندازِ رہن سہن، رسم و رواج، زبان اور روایات کا نام ہے۔ ثقافت میں وہ تمام عقائد، قوانین، رسم و رواج، روایات، علوم وفنون اور عادات وغیرہ شامل ہیں، جن کو انسان معاشرے کے ایک فرد کے طور پر اپناتا ہے۔ پاکستانی ثقافت اسلامی شعائر کی عکاسی کرتی ہے۔

سوال 7۔ پاکستانی معاشرے اور ثقافت کی نمایاں خصوصیات لکھیں۔ (L.B. 2022)

جواب: پاکستانی معاشرے اور ثقافت کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

i۔ اسلامی ثقافت کے رنگ	ii۔ مشترکہ خاندانی نظام	iii۔ رسوم رواج اور روایات
iv۔ مذہبی ہم آہنگی	v۔ مذہبی تہوار	vi۔ لباس اور خوراک
vii۔ مخلوط ثقافت	viii۔ عرس اور میلے	ix۔ کھیل اور تفریح
x۔ اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت	xi۔ مہمان نوازی	xii۔ طرزِ تعمیر اور مصوری

سوال 8۔ مشترکہ خاندانی نظام سے کیا مراد ہے؟

جواب: مشترکہ خاندانی نظام:

پاکستان میں بحیثیت مجموعی مشترکہ خاندانی نظام رائج ہے۔ خاندان کا سربراہ مرد ہے، جو اپنے خاندان کی کفالت کا ذمہ دار ہے۔ خاتونِ خانہ، گھر اور بچوں کی دیکھ بھال کرتی اور امورِ خانہ داری سنبھالتی ہے۔ بزرگوں کو گھر میں نہایت عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور ان کی خدمت مذہبی اور اخلاقی فریضہ سمجھ کر کی جاتی ہے۔

سوال 9۔ مذہبی ہم آہنگی اور مذہبی تہوار میں اقلیتوں کو تحفظ سے کیا مراد ہے؟ (L.B. 2022)

جواب: مذہبی ہم آہنگی اور مذہبی تہوار میں اقلیتوں کو تحفظ:

پاکستان میں مذہبی ہم آہنگی کے ساتھ ساتھ مذہبی رواداری بھی موجود ہے۔ برصغیر میں بزرگانِ دین کی تعلیمات سے متاثر ہو کر بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ پاکستان میں لوگ ذات پات، رنگ و نسل اور امتیازات وغیرہ کو نسبتاً کم اہمیت دیتے ہیں۔ پاکستان کا

آئینِ اقلیتوں کو ہر طرح سے مکمل تحفظ دیتا ہے۔ اقلیتی طبقوں میں ہندو ہولی اور دیوالی، جب کہ مسیحی کرسمس اور ایسٹر، سکھ مذہب کے لوگ بابا گرونانک دیو جی کا جنم دن اور بیساکھی، بہائی عقیدے کے لوگ عید نوروز، رروان وغیرہ کے تہوار پوری آزادی اور جوش و خروش سے مناتے ہیں۔ پاکستان میں اقلیتوں کو ہر طرح کی مذہبی، اخلاقی اور سماجی آزادی حاصل ہے۔ تعلیم، روزگار اور سیاست کے میدان میں بھی ان کے لیے کوٹا مختص کیا گیا ہے۔

سوال 10۔ ہماری ثقافت میں طرزِ تعمیر اور مصوری کا کردار بیان کریں۔ (L.B. 2022)

جواب: **طرزِ تعمیر اور مصوری:**

طرزِ تعمیر میں بادشاہی مسجد، شالامار باغ، شاہی قلعہ، مقبرہ جہانگیر اور ہرن مینار وغیرہ مسلمانوں کی عظمت رفتہ کی یاد دلاتے ہیں۔ فیصل مسجد، مینارِ پاکستان اور مزارِ قائد ہمارے موجودہ دور کے ثقافتی ورثے کی علامات ہیں۔ مصوری بھی ہماری ثقافت کی پہچان ہے۔ عبدالرحمٰن چغتائی، اعجاز انور، استاد اللہ بخش، صادقین، جمیل نقش اور اسماعیل گل جی پاکستان کے مشہور مصور ہیں۔

سوال 11۔ پاکستانی ثقافت میں شعر و ادب کا مقام بیان کریں۔

جواب: **پاکستانی ثقافت میں شعر و ادب کا مقام:**

شعر و ادب کا پاکستانی ثقافت میں نمایاں مقام ہے۔ پاکستانی ادب میں تصوف اور مذہبی رنگ کی جھلک واضح نظر آتی ہے۔

سوال 12۔ پاکستانی معاشرے کو کون کون سے مسائل درپیش ہیں؟

جواب: **پاکستانی معاشرے کو درپیش مسائل:**

i۔ غربت و بے روزگاری ii۔ کم شرح خواندگی iii۔ صحت کے مسائل

iv۔ آبادی کی شرح میں اضافہ

سوال 13۔ غربت اور بے روزگاری کو ختم کرنے کے لیے حکومت کو کس طرح کا کردار ادا کرنا چاہیے؟

جواب: **غربت اور بے روزگاری:**

غربت اور بے روزگاری کے مسئلے کے حل کے لیے ضروری ہے کہ حکومتی سطح پر گھریلو اور نجی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے، روزگار کے لیے نئے مواقع پیدا کیے جائیں اور غریبوں کو آسان شرائط پر قرضے دیے جائیں تاکہ وہ اپنا کاروبار شروع کر سکیں۔

سوال 14۔ آبادی کی شرح میں اضافے سے پیدا ہونے والے مسائل بیان کریں۔

جواب: **آبادی کی شرح میں اضافے سے پیدا ہونے والے مسائل:**

آبادی کے بڑھنے سے خوراک، صحت، بے روزگار، ٹریفک اور ماحولیاتی آلودگی کے مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے۔

سوال 15۔ پاکستان میں 2019-20ء کے اعداد و شمار کے مطابق شرح خواندگی کتنے فی صد ہے؟

جواب: **2019-20ء کے اعداد و شمار کے مطابق شرح خواندگی:**

اسلامی تعلیمات کے مطابق تعلیم ہر شہری کا بنیادی حق ہے۔ تعلیم اور معاشرتی و معاشی ترقی باہمی طور پر لازم و ملزوم ہیں۔ 2019-20ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کی شرح خواندگی تقریباً 60 فی صد ہے۔

سوال 16۔ شرح خواندگی میں اضافے کے لیے کون سے اقدامات کیے جارہے ہیں؟

جواب: شرح خواندگی میں اضافے کے اقدامات:

i۔ پہلی سے دسویں جماعت تک مفت تعلیم، درسی کتب کی مفت فراہمی اور طلبہ کو وظائف دینا۔

ii۔ نصاب کی سائنسی بنیادوں اور مستقبل کی ضروریات کے پیش نظر تشکیل نو۔

iii۔ ٹیکنیکل، پیشہ ورانہ اور سائنسی تعلیم کے فروغ کے لیے سرکاری اور نجی شعبے میں تعاون۔

iv۔ سماجی اور معاشی ترقی کے لیے اعلیٰ تعلیم کے معیار میں بہتری لانا، انفارمیشن ٹیکنالوجی کے میدان میں انقلابی اقدامات۔

v۔ تعلیم کے شعبے میں صنفی توازن (Gender Equity) کے حوالے سے کوششیں کرنا، خواتین کے تعلیمی اداروں پر خصوصی توجہ دینا۔

vi۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے سرکاری اور نجی سطح پر زیادہ سے زیادہ یونیورسٹیوں کا قیام۔

vii۔ قومی اور صوبائی سطح پر تعلیمی مسائل کے حل کے لیے ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا قیام۔

سوال 17۔ پاکستان کے تعلیمی ڈھانچے کو کتنے مراحل میں تقسیم کیا گیا ہے؟

جواب: تعلیمی ڈھانچے کے مراحل:

i۔ ابتدائی، پرائمری اور ایلیمنٹری تعلیم ii۔ ثانوی اعلیٰ ثانوی تعلیم iii۔ یونی ورسٹی سطح کی تعلیم

سوال 18۔ بشری شماریات یا آبادیات سے کیا مراد ہے؟

جواب: بشری شماریات یا آبادیات سے مراد:

آبادی کے مطالعے کے لیے آبادیات یا بشری شماریات کا ایک مضمون متعارف کرایا گیا۔ جس میں انسانی آبادی کا شماریاتی تجزیہ (Statistical Analysis) کیا جاتا ہے۔ اس میں شرح پیدائش، شرح اموات، رہائش، ہجرت، بیماریاں، آبادی کی تقسیم اور ایسی دیگر چیزوں کا شماریاتی تجزیہ کیا جاتا ہے۔

سوال 19۔ تعلیمی مسائل کے حل کے لیے تجاویز بیان کریں۔

جواب: تعلیمی مسائل کے حل کے لیے تجاویز:

تعلیمی مسائل کے حل کے لیے چند اہم تجاویز درج ذیل ہیں:۔

i۔ تعلیم کے لیے مختص بجٹ میں ہر سال اضافہ کیا جائے۔

ii۔ تمام مڈل سکولوں کو ہائی اور ہائی سکولوں کو ہائر سیکنڈری سکولوں کا درجہ دیا جائے۔

iii۔ پرائمری کے اساتذہ کی کم از کم تعلیم گریجوایشن ہو۔

iv۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے نصاب کی تشکیل نو کی جائے۔ نصاب میں فنی اور ٹیکنیکل مضامین شامل کیے جائیں۔

v۔ مکتب، مدرسہ سکولوں میں سائنس و دیگر رائج علوم بھی پڑھائے جائیں اور ان کی ڈگریوں کو بھی تسلیم کیا جائے۔

vi۔ تمام سرکاری سکولوں میں کھیل کے میدان اور پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

سوال20۔ ECCE سے کیا مراد ہے؟

جواب: ابتدائی، پرائمری اور ایلیمنٹری تعلیم:

جماعت اوّل سے پہلے کی تعلیم کو ابتدائے بچپن کی تعلیم اور نگہداشت (Early Childhood Care and Education-ECCE) کہا جاتا ہے۔ پرائمری تعلیم جماعت اوّل سے پنجم تک ہے، جب کہ ایلیمنٹری (Elementary) تعلیم کا دائرہ کار چھٹی سے آٹھویں جماعت تک ہے۔

سوال21۔2019-20ء کے اعداد و شمار کے مطابق سالانہ بجٹ میں صحت کے شعبے کے لیے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

جواب: پاکستان میں صحت کی صورتِ حال:

پاکستان اکنامک سروے 2019-20ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں صحت کے شعبے میں کل 421.8 ارب روپے خرچ کیے گئے جو ہماری جی۔ڈی۔پی (G.D.P) کا صرف 1.1 فی صد ہے۔

سوال22۔ صحت کے شعبے میں محکمہ صحت کا کیا کردار ہے؟

جواب: صحت کے شعبے میں محکمہ صحت کا کردار:

محکمہ صحت کا سربراہ وزیرِ صحت ہے، جب کہ سیکرٹری بطور منتظم اعلیٰ کام کرتا ہے۔ ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز کا کام صوبے میں ترقیاتی، احتیاطی علاج اور شفا بخش خدمات کی فراہمی کو یقینی بناتا ہے۔ پاکستان میں گاؤں کی سطح پر لیڈی ہیلتھ وزیٹرز (Lady Health Visitors) فرائض انجام دے رہی ہیں۔ پرائمری سطح پر بنیادی صحت کے مراکز (Basic Health Units) اور رورل ہیلتھ سنٹرز (Rural Health Centres) قائم ہیں۔ تحصیل اور ضلع کی سطح پر تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال قائم ہیں۔ ٹیچنگ ہسپتال، کارڈیالوجی انسٹی ٹیوٹ، مینٹل ہیلتھ انسٹی ٹیوٹ اور چلڈرن ہسپتال براہِ راست صوبائی حکومت کے ماتحت ہیں۔

سوال23۔ CEO سے کیا مراد ہے؟

جواب: CEO:

اس وقت ہر ضلع میں ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی قائم ہے۔ اس کا انتظامی افسر چیف ایگزیکٹو آفیسر (Chief Executive Officer-CEO) کہلاتا ہے۔

سوال24۔ حکومتِ پاکستان کی طرف سے صحت کی بہتری کے لیے کون سے اقدامات کیے گئے؟

جواب: حکومتِ پاکستان کی طرف سے صحت کی بہتری کے لیے کئی اقدامات کیے گئے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:۔

i۔ ہسپتالوں کا قیام
ii۔ میڈیکل کالجوں کا قیام
iii۔ پاکستان میں میڈیکل پوسٹ گریجوایشن کی سہولتیں
iv۔ بیماریوں کی روک تھام
v۔ نیشنل ہیلتھ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ
vi۔ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کی ترقی
vii۔ تدریسی ہسپتال میں کمپیوٹر کا بندوبست

سوال 25۔ صحت کے شعبے درپیش مسائل بیان کریں۔

جواب: صحت کے شعبے کو درپیش مسائل:

پاکستان میں آبادی میں اضافے کی نسبت طبی وسائل میں اضافہ کم ہے۔ طبی سہولیات کا فقدان، افراطِ آبادی، کثرتِ امراض، حفظانِ صحت کے اصولوں سے ناواقفیت اور غیر متوازن غذا وغیرہ جیسے مسائل شعبہ صحت کو درپیش ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ شعبہ صحت کے لیے زیادہ بجٹ مختص کرے اور شرح افزائش آبادی کو قابو میں رکھنے کے لیے بھی مؤثر اقدامات کیے جائیں۔

سوال 26۔ پاکستان کے اہم قدرتی مناظر سے بھرپور سیاحت کے مقامات کے نام لکھیں۔

جواب: قدرتی مناظر سے بھرپور سیاحت کے مقامات:

قدرتی مناظر سے بھرپور سیاحتی مقامات میں وادی ہنزہ، دیوسائی کے میدان (بلتستان)، ہلتر وادی (گلگت)، فیری میڈوز، نانگا پربت اور کے ٹو (K-2) بیس کیمپ، وادی کیلاش، وادی سوات، کاغان اور ناران، نتھیاگلی، ٹھنڈیانی، مری، کوٹلی ستیاں، وادی سون سکیسر، کوہِ سلیمان، چمن، زیارت، گوادر، ساحلِ سمندر کراچی اور بلوچستان وغیرہ شامل ہیں۔

سوال 27۔ پاکستان کے اہم مذہبی سیاحت کے مقامات کے نام لکھیں۔

جواب: مذہبی سیاحت کے مقامات:

مذہبی سیاحت کے مقامات میں ٹیکسلا (راولپنڈی)، ہڑپہ (ساہیوال)، موئن جو دڑو (لاڑکانہ)، کٹاس راج (چکوال)، ٹلہ جوگیاں (جہلم)، ننکانہ صاحب، کرتارپور صاحب (نارووال)، حسن ابدال (اٹک)، لاہور اور ملتان وغیرہ شامل ہیں۔

سوال 28۔ سیاحت کے حوالے سے اہم تاریخی مقامات کے نام لکھیں۔

جواب: سیاحت کے حوالے سے اہم تاریخی مقامات:

سیاحت کے حوالے سے اہم تاریخی مقامات میں اکرنڈ قلعہ، کینہٹی باغ (Kenhaty garden)، کلر کہار (وادی سون، ضلع خوشاب)، شاہی قلعہ (لاہور)، شالامار باغ لاہور، دراوڑ قلعہ بہاول پور، التیت قلعہ (گلگت بلتستان)، شگر قلعہ (شگر، بلتستان)، سکردو قلعہ (سکردو)، مغل باغ واہ، قلعہ اٹک، قلعہ روہتاس (جہلم)، رانی کوٹ قلعہ (ضلع جامشورو، سندھ)، قلعہ شاردہ (وادی نیلم، آزاد کشمیر)، تخت بھائی (مردان، خیبر پختونخوا)، بھمبور (ضلع ٹھٹھہ، سندھ)، فورٹ منرو (ڈیرہ غازی خاں)، بالا حصار قلعہ (پشاور)، مسجد مہابت خان پشاور، بادشاہی مسجد لاہور، شاہ جہان مسجد ٹھٹھہ (سندھ)، ہنگول نیشنل پارک (مکران، بلوچستان) اور جھل مگسی (بلوچستان) وغیرہ اہم ہیں۔

سوال 29۔ پاکستان کے شعبہ سیاحت کے حوالے سے بین الاقوامی تاثرات بیان کریں۔

جواب: پاکستان کے شعبہ سیاحت کے حوالے سے بین الاقوامی تاثرات:

پاکستان کے سیاحتی وسائل کے حوالے سے ملکی اور غیر ملکی ماہرین اور مبصرین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ سیاحتی مقامات ہر لحاظ سے پاکستان کو صفِ اول کی سیر گاہ بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ 2010ء میں معروف سیاحتی میگزین Lonely Planet نے پاکستان کو سیاحت کے حوالے سے ایک ''بڑی چیز'' کا خطاب دیا۔ 2018ء میں سیر و سیاحت کے فروغ کے لیے خدمات دینے والی

مشہور برطانوی بیک پیکر سوسائٹی (The British Backpacker Society) نے پاکستان کو بہترین ایڈونچر ٹورازم (Adventure Tourism) کی جگہ قرار دیا۔ 2019ء میں امریکا کے ایک میگزین Forbes نے پاکستان کو سیر کے لیے بہترین جگہ قرار دیا۔ 2020ء میں امریکن میگزین Console Nast Traveller نے پاکستان کو چھٹیاں گزارنے کے لیے سب سے بہترین جگہ قرار دیا۔

سوال 30۔ ورلڈ اٹلس کے مطابق بین الاقوامی سیاحوں کا مرکز کون سے ممالک رہے؟

جواب: ورلڈ اٹلس کے مطابق بین الاقوامی سیاحوں کا مرکز:

ورلڈ اٹلس کے مطابق 2018ء میں بین الاقوامی سیاحوں کا سب سے بڑا مرکز فرانس رہا، جہاں ایک سال میں 89 ملین بین الاقوامی سیاح آئے۔ دوسرے نمبر پر سپین (83 ملین)، تیسرے نمبر پر امریکا (80 ملین)، چوتھے نمبر پر چین (63 ملین)، پانچویں نمبر پر اٹلی (62 ملین) اور چھٹے نمبر پر ترکی (46 ملین) رہے۔ پاکستان میں بین الاقوامی سیاح 2 ملین سے بھی کم آتے ہیں۔ پاکستان میں بین الاقوامی سیاحوں کی تعداد کم ہونے کی وجوہات میں امن وامان کی صورت حال، سیاحتی مقامات کی کم تشہیر (Projection) اور سیاحتی مقامات پر بنیادی سہولیات کی کمی وغیرہ شامل ہیں۔ یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اگرچہ پاکستان میں بین الاقوامی سیاح کم تعداد میں آتے ہیں، لیکن پاکستانی سیاحوں کی تعداد ہر لحاظ سے تسلی بخش ہے 2019ء میں پاکستان میں پاکستانی سیاحوں کی تعداد 50 ملین کے لگ بھگ تھی۔

سوال 31۔ سیاحت کو فروغ دینے کے لیے حکومتی اقدامات کا مختصر جائزہ بیان کریں۔

جواب: سیاحت کو فروغ دینے کے لیے حکومتی اقدامات:

حکومت پاکستان نے سیاحت کی اہمیت کا مکمل ادراک کرتے ہوئے اس میں انقلابی اقدامات کا آغاز کیا ہے:۔ان اقدامات کا مختصر جائزہ درج ذیل ہے:۔

☆ وفاقی حکومت نے نجی شعبے کی حوصلہ افزائی کے لیے بہت سے اقدامات کیے ہیں۔ ملک بھر میں سرکاری ریسٹ ہاؤسوں کو ایک منظم طریقے سے نجی شعبے کے حوالے کیا جارہا ہے۔ نجی شعبے کے حرکت میں آنے سے سیاحتی سرگرمیوں میں خاطر خواہ اضافہ ہورہا ہے۔

☆ حکومت پاکستان اور صوبائی حکومتیں نئے سیاحتی مقامات کو فروغ دینے کے لیے مؤثر اقدامات کررہی ہیں۔ صوبہ خیبر پختونخوا کی کمراٹ وادی اور پنجاب میں کوٹلی ستیاں اور چکوال میں کیے جانے والے اقدامات اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔

☆ سیاحتی سہولیات کی فراہمی کے لیے وفاقی اور صوبائی بجٹ میں سیاحت کے لیے اضافی فنڈز کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا ہے۔

☆ شعبہ سیاحت کی منظم ترقی کے لیے باقاعدہ منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ صوبہ پنجاب کی سیاحتی پالیسی 2019ء اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

سوال 32۔ سیاحت کے فروغ کے لیے پاکستانی عوام کی کیا ذمہ داریاں بنتی ہیں؟ (L.B. 2022)

جواب: سیاحت کے فروغ کے لیے پاکستانی عوام کی ذمہ داریاں:

سیاحت کے فروغ کے لیے پاکستانی عوام کی کچھ ذمہ داریاں بھی ہیں کہ وہ سیاحتی مقامات پر:

☆ کوڑا کرکٹ پھینکنے سے گریز کریں۔ ☆ موجود سہولیات کو خراب نہ کریں۔

☆ ٹریفک اور دیگر قوانین کی پابندی کریں۔ ☆ غیر اخلاقی حرکات سے اجتناب کریں۔

☆ خوب صورت تصاویر اور وڈیوز بنائیں اور سوشل میڈیا کے ذریعے سے دوسروں تک پھیلائیں تا کہ سیاحت کا رجحان پیدا ہو سکے۔

سوال 33۔ تمام ادیان اور مذاہب کن اصولوں پر مبنی ہیں؟

جواب: مسلم، مسیحی، یہودی، ہندو، سکھ، بدھ مت اور پارسی وغیرہ تمام ادیان اور مذاہب کے بنیادی اصولوں میں سے ایک اہم اصول رواداری، پیار محبت، انسانی ہم دردی کا فروغ اور تعصبات کا خاتمہ ہے۔
تمام آسمانی اَدیان نے سچائی، خدمت، وفا، ایثار، عجز و انکسار، انسان دوستی غرض تمام انسانی اقدار کو زندہ رکھنے کا درس دیا ہے اور جھوٹ، مکر و فریب، ظلم و ناانصافی، تعصب، حسد و کینہ اور جہالت جیسی صفات اور خواہشات کو مٹانے کا حکم دیا ہے۔

سوال 34۔ مذہب اور اعتقاد کے معاملے میں اسلام کا نقطۂ نظر بیان کریں۔

جواب: **مذہب اور اعتقاد کے معاملے میں اسلام کا نقطۂ نظر:**
اسلام کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ مذہب اور اعتقاد کا معاملہ ہر انسان کے اپنے ذاتی فیصلے اور اختیار پر مبنی ہے اور اس معاملے میں زور زبردستی کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہ دنیا اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے علم و عقل اور عمل کی آزمائش کے لیے بنائی ہے، جس کے لیے انسانوں کو عقیدہ و عمل کی آزادی کا حاصل ہونا لازم ہے۔ میثاقِ مدینہ جیسی روشن مثال ہمارے سامنے ہے، جب حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ مدینے تشریف لائے اور ریاست مدینہ کی بنیاد رکھی تو سب سے پہلے مختلف ادیان مذاہب کے قبائل کے درمیان جن میں مسلم، یہودی اور مسیحی شامل تھے، ایک امن معاہدہ "میثاقِ مدینہ" قائم کیا۔

سوال 35۔ بین المذاہب میں ہم آہنگی کے حوالے سے حکومت کا کردار بیان کریں۔

جواب: **بین المذاہب میں ہم آہنگی کے حوالے سے حکومت کا کردار:**
حکومت اس حوالے سے سنجیدگی کا مظاہرہ کر رہی ہے اور تمام مکاتبِ فکر کا آپس میں رابطہ ہے، جس کے یقیناً مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ اب اقلیتوں کے تہوار حکومتی سطح پر منعقد کیے جا رہے ہیں۔ اس طرح محبت اور رواداری کا یہ کارواں آگے بڑھے گا۔ اب وقت آ گیا ہے کہ وطنِ عزیز سے نفرتوں کو مٹایا جائے، محبتوں کو عام کیا جائے اور بین المذاہب ہم آہنگی کے حوالے سے مختلف پروگراموں، کانفرنسوں اور ورکشاپس منعقد کی جائیں۔
پاکستان کے آئین میں تمام ادیان و مذاہب کے پیروکار اپنی مذہبی رسومات میں آزاد ہیں اور کسی کو حق نہیں ہے کہ وہ دوسرے مسلک کے عقائد و نظریات کی نفی کرے۔ جہاں ہمیں تمام ادیان و مذاہب کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنی ہے، وہاں ان شرپسند عناصر کی نشاندہی بھی کرنی ہے جو ملک و قوم کے دشمن ہیں اور بیرونی ایجنڈے پر کام کر رہے ہیں، تا کہ ملک و قوم کو ان کے مذموم مقاصد سے محفوظ رکھا جا سکے۔

سوال 36۔ پاکستان کی علاقائی ثقافت پر اسلامی اقدار کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب: **پاکستان کی علاقائی ثقافت پر اسلامی اقدار کے اثرات:**
پاکستان کے چاروں صوبوں کے لوگوں کے رسم و رواج اور رہن سہن میں کسی حد تک فرق موجود ہے، لیکن علاقے اور زبان کے فرق کے

باوجود لوگوں میں ایک مشترک ثقافت بھی پروان چڑھ رہی ہے۔ مختلف علاقوں میں رہنے کے باوجود لوگ ایک دوسرے سے قربت کا احساس رکھتے ہیں۔ لوگوں میں ایک دوسرے سے جڑے ہونے کا شعور ہے، جس سے قومی یک جہتی اور یگانگت پیدا ہوتی ہے اور قومی تشخص مضبوط ہوتا ہے۔ پاکستان کی علاقائی ثقافت پر اسلامی اقدار کے اثرات ہیں۔ یہاں کے لوگوں میں مساوات، بھائی چارے، اخوت، معاشرتی انصاف اور سچائی جیسی اقدار کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ مسلمان حکمرانوں کے دور میں علم و ادب، موسیقی، مصوری، تعمیرات، خطاطی وغیرہ نے خوب ترقی کی۔ ان شعبوں میں مسلمانوں کے کارنامے ہمارا ثقافتی ورثہ ہیں اور ان کے حوالے سے ہمیں پہچانا جاتا ہے۔

سوال 37۔ مشترکہ ثقافتی ورثے کا اظہار کن اقدار کے ذریعے ہوتا ہے؟

جواب: مشترکہ ثقافتی ورثے:

ہمارے مشترکہ ثقافتی ورثے کا اظہار ہماری علاقائی شاعری اور ادب کی ان اقدار کے ذریعے سے ہوتا ہے جو تمام علاقوں کے ادب میں یکساں طور پر موجود ہیں۔ تصوف، انسانیت، صلح و انصاف، محبت اور باہمی تعاون کا درس قومی اور صوبائی زبانوں کے ادیبوں اور شاعروں کے کلام میں ملتا ہے۔

سوال 38۔ محبت اور اخوت کا درس دینے والے صوفی شاعروں کے نام لکھیں۔

جواب: محبت اور اخوت کا درس دینے والے شاعروں کے نام:

حضرت سلطان باہوؒ، حضرت بابا بلھے شاہؒ، حضرت وارث شاہؒ، حضرت شاہ حسینؒ، حضرت میاں محمد بخشؒ، حضرت بابا فرید گنج شکرؒ، حضرت خواجہ غلام فریدؒ، حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ حضرت سچل سرمستؒ، رحمان بابا، خوش حال خان خٹک اور میر گل خان نصیر وغیرہ نے محبت، الفت اور اخوت کا جو درس دیا ہے، اس سے بنیادی طور پر ثقافت کی مماثلت سے محبت اور یک جہتی کا رنگ اُبھرتا ہے۔

سوال 39۔ اردو زبان کے ارتقا اور ابتدا کب اور کہاں سے ہوئی؟

جواب: اردو زبان:

اردو ترکی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی لشکر، کیمپ اور سپاہی وغیرہ کے ہیں۔ اس کی ابتدا گیارھویں صدی عیسوی کے ابتدائی عشرہ میں ہوئی۔ برصغیر میں اس زبان کے ماخذوں میں مغل شہنشاہ ظہیر الدین بابر کا لشکر خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ اردو کا ارتقا جنوبی ایشیا میں سلاطین دہلی کے عہد میں ہوا اور مغلیہ سلطنت میں فارسی، عربی اور ترکی کے اثر سے اس کی ترقی ہوئی۔ یہ پاکستان کی قومی زبان ہے۔ اردو نستعلیق رسم الخط میں لکھی جاتی ہے۔ اس میں عربی، فارسی کے الفاظ بھی شامل ہیں۔

سوال 40۔ اردو زبان کے قومی شاعروں کے نام لکھیں۔

جواب: اردو زبان کے قومی شاعر:

اردو زبان کے سب سے پہلے غزل گو شاعر ولی دکنی ہیں۔ دیگر عظیم شعرا میں اسداللہ خاں غالبؔ، میر تقی میرؔ، آتشؔ، میر دردؔ، مومنؔ اور ہمارے قومی شاعر علامہ محمد اقبالؔ رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔

سوال 41۔ موجودہ دور کے اردو زبان کی ترقی و ترویج کے لیے کام کرنے والی اہم شخصیات کے نام لکھیں۔

جواب: موجودہ دور کے اردو زبان کی ترقی و ترویج کے لیے کام کرنے والی اہم شخصیات:

موجودہ دور کے شعرا میں ناصر کاظمی، فیض احمد فیض، احمد ندیم قاسمی، مجید امجد، ن۔م۔ راشد، میرا جی، ابن انشا، پروین شاکر، احمد فراز، منیر نیازی، جون ایلیا اور کشور ناہید وغیرہ کو شہرت حاصل ہوئی۔ اسی طرح پاکستان کے معروف اور بڑے ادیبوں میں پطرس بخاری، مشتاق احمد یوسفی، غلام عباس، سعادت حسن منٹو، انتظار حسین، مختار مسعود، قدرت اللہ شہاب، ممتاز مفتی، بانو قدسیہ اور اشفاق احمد وغیرہ شامل ہیں۔

سوال 42۔ پنجابی زبان کا ارتقا کہاں سے ہوا؟

جواب: پنجابی زبان کا ارتقا:

پنجابی پاکستان میں سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان ہے۔ پنجابی زبان کا ارتقا پنجاب کی قدیم تہذیب ہڑپائی یا دراوڑی سے ہوا۔ تاریخی و جغرافیائی تبدیلیوں کے باعث اس کے چھے بڑے لہجے یا بولیاں: ماجھی، پوٹھواری، ملتانی، چھاچھی، شاہ پوری اور دھنی وغیرہ ہیں۔ ماجھی لہجہ زیادہ معیاری لہجہ سمجھا جاتا ہے جو لاہور، گوجرانوالا، شیخوپورہ اور آس پاس کے علاقوں میں رائج ہے۔

سوال 43۔ سکھ مذہب میں پنجابی زبان کے بانی کون تھے؟

جواب: سکھ مذہب میں بابا گرونانک دیو جی پنجابی زبان کے بانی تھے۔

سوال 44۔ معاشرہ/سوسائٹی سے کیا مراد ہے؟

معاشرہ/سوسائٹی:

معاشرہ انگریزی زبان کے لفظ سوسائٹی (Society) کا ترجمہ ہے، جو لاطینی زبان کے لفظ سوشس (Socius) سے اخذ کیا گیا ہے، جس کے معنی "ساتھی" کے ہیں۔ گویا معاشرے سے مراد ساتھیوں کا گروہ یا مجموعہ ہے۔ افراد کا وہ مجموعہ جو چند مقاصد کی خاطر زندگی بسر کر رہا ہو، معاشرہ کہلاتا ہے۔

سوال 45۔ سندھی زبان میں کس کس زبان کے الفاظ شامل ہیں؟

جواب: سندھی زبان کے الفاظ:

سندھی پاکستان کے صوبہ سندھ کے لوگوں کی زبان ہے۔ اس میں ترکی، سنسکرت، یونانی، ایرانی اور دراوڑی زبان کے الفاظ بھی شامل ہیں۔ سندھی عام طور پر ترمیم شدہ عربی رسم الخط میں لکھی جاتی ہے۔

سوال 46۔ سندھی زبان کو کون سا درجہ دیا گیا؟

جواب: سندھی زبان کا درجہ:

عربی زبان کے بعد دوسرا درجہ سندھی زبان کو دیا گیا۔

سوال 47۔ سندھی زبان کے عظیم شعرا کے نام لکھیں۔

جواب: سندھی زبان کے شعرا:

شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ اور سچل سرمست رحمۃ اللہ علیہ سندھی زبان کے عظیم شعرا میں سے ہیں۔

سوال48۔ پشتو زبان پاکستان کے کن علاقوں میں بولی جاتی ہے؟

جواب: پشتو زبان کے پاکستان کے علاقے:

پاکستان میں خیبر پختونخوا، قبائلی علاقہ جات اور بلوچستان کے کچھ حصوں میں پشتو بولی جاتی ہے۔ بنیادی طور پر پشتو کے دو لہجے ہیں: پہلا مغربی لہجہ اور دوسرا مشرقی لہجہ کہلاتا ہے۔ ان دونوں لہجوں میں چند الفاظ کا فرق ہے۔ دوسری تہذیبوں اور گروہوں کے ساتھ تعلقات کی وجہ سے پشتو میں قدیم یونانی، عربی اور ترکی زبان کے بھی الفاظ ہیں۔

سوال49۔ پشتو شاعری کی قدیم ترین کتاب کا کیا نام ہے؟

جواب: پشتو شاعری کی قدیم ترین کتاب:

پشتو شاعری کی قدیم ترین کتاب کا نام ''پٹہ خزانہ'' ہے اور یہ آٹھویں صدی عیسوی کے نصف میں لکھی گئی تھی۔

سوال50۔ پشتو نظم کا پہلا شاعر کون ہے؟

جواب: پشتو نظم کا پہلا شاعر:

پشتو نظم کا پہلا شاعر امیر کروڑ کو سمجھا جاتا ہے۔

سوال51۔ پشتو شعرا کے نام لکھیں۔ (L.B. 2022)

جواب: پشتو شعرا کے نام:

خوش حال خان خٹک اور رحمان بابا پشتو کے مشہور شاعر ہیں۔

سوال52۔ بلوچی زبان کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

جواب: بلوچی زبان:

بلوچی صوبہ بلوچستان کے قبائل کی زبان ہے۔ پاکستانی صوبہ بلوچستان کے علاوہ یہ ایران اور خلیج فارس کی ریاستوں میں بھی بولی جاتی ہے۔ قدیم بلوچی ادب کے دور میں بلوچ شعرا نے رزمیہ داستانیں لکھیں۔ قدیم بلوچی ادب لوگ گیتوں اور نظموں پر مشتمل تھا اور ان نظموں کا موضوع قبائلی لڑائیاں یا عشق محبت کی داستانیں تھیں۔

سوال53۔ بلوچی زبان کے شعرا کے نام لکھیں۔

جواب: بلوچی زبان کے شعرا:

اس دور کے شعرا میں سردار اعظم میر چاکر خان، شاہ لاشاری، میر جمال رند، عبداللہ خاں، جنید رند اور محمد خاں گشکوری نے شہرت پائی۔ برصغیر پاک و ہند میں انگریزوں کے دور حکومت میں ملا فضل اللہ علی، رحم علی اور اسماعیل آبادی جیسے شعرا پیدا ہوئے۔

سوال54۔ بلوچی زبان کے جدید شعرا کے نام لکھیں۔

جواب: بلوچی زبان کے جدید شعرا:

جدید دور کے بلوچی شعرا میں سیّد ظہور شاہ ہاشمی، عطا شاد، مراد ساحر، میر گل خان نصیر، مومن بزدار، اسحاق شمیم، صدیق آزاد، میر عبدالقیوم بلوچ، میر مٹھا خان مری اور ملک محمد پناہ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

سوال 55۔ کشمیری زبان کے پہلے شاعر کون تھے؟

جواب: کشمیری زبان کے پہلے شاعر:

کشمیری زبان کے پہلے شاعر شتی کنٹھ تھے، جنھوں نے مذہبی موضوعات کو شاعری میں بیان کیا۔

سوال 56۔ مہجور کشمیری کون تھے؟

جواب: مہجور کشمیری:

مہجور کشمیری نے اپنی شاعری سے پوری نسل کو متاثر کیا ہے۔ کشمیری زبان کے استاد شاعر محمود گامی کو کشمیری ادب کے روحانی تخلیق کار کی حیثیت حاصل ہے۔ انھوں نے کشمیری زبان اور ادب میں روحانیت کے موضوعات پر کام کیا۔ آج بھی کشمیری شاعری مختلف اصناف میں ان کی مرہونِ منت ہے۔ کئی کشمیری شعرا نے محمود گامی کی تقلید کی ہے۔

سوال 57۔ سرائیکی زبان میں شعرا کا کردار بیان کریں۔

جواب: سرائیکی زبان:

بہت سے شعرا کرام سرائیکی وسیب میں اپنی شاعری کے حوالے سے مشہور اور مقبول ہیں۔ ان میں سب سے اہم نام حضرت خواجہ غلام فریدؒ جیسے صوفی شاعر اور بزرگ کا ہے۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ کو ہفت زبان شاعر کہا جاتا ہے، تاہم انھوں نے زیادہ تر سرائیکی زبان میں شاعری کی ہے اور ان کی کہی ہوئی کافی میں صوفیانہ رنگ موجود ہے۔ ان کی شاعری کے دیوان کا نام "دیوان فریدؒ" ہے۔ آپ نے سرائیکی شاعری کو اعلیٰ مقام تک پہنچایا۔ سرائیکی ادب کی اصناف میں لوک کہانی، افسانہ، ناول، ڈراما، دوہڑا، غزل، مرثیہ، گیت اور کافی وغیرہ شامل ہیں۔ سرائیکی زبان وادب نے کافی ترقی کی ہے۔ سرائیکی کے مقبول عام شعرا میں شاکر شجاع آبادی، اقبال سوکڑی، احمد خاں طارق، عزیز شاہد، عاشق بزدار، رفعت عباس اور اشولال فقیر وغیرہ شامل ہیں۔ اس زبان کی ترقی اور تحقیق کے لیے بہاؤ الدین زکریا یونی ورسٹی ملتان اور اسلامیہ یونی ورسٹی بہاول پور میں سرائیکی زبان کے شعبے قائم ہیں۔

سوال 58۔ شینا، بلتی، وخی اور بروشسکی زبانوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: شینا، بلتی، وخی اور بروشسکی زبانیں:

شینا، بلتی، وخی اور بروشسکی گلگت بلتستان کی زبانیں ہیں۔ شینا گلگت بلتستان کی ایک دل کش زبان ہے۔ یہ خیبر پختونخوا کے ضلع کوہستان سے لے کر بلتستان کے آخری کونے تک بولی جانے والی زبان ہے۔ بلتی زبان بلتستان میں بولی جانے والی ایک زبان ہے۔ بلتستان میں اس زبان کو خطرات لاحق ہیں۔ کھوار اکیڈمی نے چترال اور شمالی علاقہ جات کی جن معدوم ہونے والی زبانوں کو بچانے کے لیے یونیسکو (UNESCO) سے اپیل کی ہے، ان زبانوں میں بلتی بھی شامل ہے۔ وخی زبان پاکستان کے صوبہ گلگت بلتستان کے علاقے وادی گوجال، وادی اشکومن اور وادی یاسین کے سرحدی علاقوں اور صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع چترال کی وادی بروغل میں بولی جانے والی زبان ہے۔ بروشسکی زبان نگر، ہنزہ، یاسین اور آزاد کشمیر کے ضلع نیلم کے کچھ علاقوں میں بھی بولی جاتی ہے۔

سوال 59۔ براہوی زبان کا شمار کن علاقوں میں ہوتا ہے؟

جواب: براہوی زبان:

براہوی زبان قدیم دراوڑی قوم کی زبان سے ملتی جلتی ہے۔ براہوی زبان کا شمار بلوچستان میں بولی جانے والی بڑی زبانوں میں ہوتا

ہے۔ براہوی زبان کوئٹہ، قلات، خضدار اور اس کے گردنواح کے علاقوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ براہوی زبان بولنے والے سندھ اور پنجاب میں بھی آباد ہیں۔

سوال 60۔ پہاڑی یا ہندکو زبان کن علاقوں میں بولی جاتی ہے؟

جواب: پہاڑی یا ہندکو زبان:

ہندکو زبان پاکستان، شمالی ہندوستان اور افغانستان کے بعض علاقوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ ہندکو کی اصطلاح قدیم یونانی علمی حلقوں میں بھی پائی جاتی رہی ہے، جس سے مراد حالیہ شمالی پاکستان اور مشرقی افغانستان کے پہاڑی سلسلے لیے جاتے ہیں۔ یہ زبان پاکستان میں صوبہ خیبر پختونخوا کے اضلاع ایبٹ آباد، مانسہرہ، ہری پور، بٹگرام، پشاور، کوہاٹ، جب کہ صوبہ پنجاب میں اٹک اور پوٹھوار اور آزاد کشمیر کے بیش تر علاقوں میں بولی جاتی ہے۔

سوال 61۔ گوجری زبان کے شعرا کے نام لکھیں۔

جواب: گوجری زبان کے شعرا کے نام:

ان شعرا میں سیّد نور الدین ست گرو، حضرت امیر خسروؔ، شاہ میرا جیؔ، برہان الدین جانمؔ اور امین گجراتیؔ کے نام قابل ذکر ہیں۔

سوال 62۔ غربت سے کیا مراد ہے؟

جواب: غربت:

غربت کی کوئی واضح تعریف تو نہیں کی جاسکتی کہ کس ملک میں کتنے فی صد غربت کی شرح ہے۔ مختلف مالیاتی ادارے اپنے اپنے انداز سے اس کی تعریف کرتے ہیں، تاہم سادہ الفاظ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ غربت ایک ایسی کیفیت یا صورت حال کا نام ہے، جس میں کسی شخص یا کمیونٹی (Community) کے پاس اتنے وسائل بھی نہیں ہوتے کہ جن سے وہ اپنا کم سے کم معیارِ زندگی برقرار رکھ سکے۔ پاکستان پلاننگ کمیشن (Pakistan Planning Commission) غربت کی بنیاد، انسانی جسم کو مطلوب توانائی کے حراروں (Calories) پر رکھتا ہے، جس کی رو سے ہر بالغ فرد کو روزانہ کم از کم 2350 توانائی کے حرارے ملنے چاہییں۔ پاکستان میں شہری علاقوں میں غربت نسبتاً کم ہے، کیوں کہ روزگار کے مواقع زیادہ ہیں۔

سوال 63۔ پاکستان میں غربت کے اسباب لکھیں۔

جواب: پاکستان میں غربت کے اسباب:

- ☆ تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی
- ☆ پیداواری وسائل میں کم اضافہ
- ☆ توانائی کا بحران
- ☆ ناخواندگی اور ٹیکنیکل تعلیم کا کم ہونا۔
- ☆ معاشی ترقی کی سست رفتار
- ☆ تجارتی سرگرمیوں میں کم پھیلاؤ
- ☆ اندرونی و بیرونی سرمایہ کاری میں کمی
- ☆ افراطِ زر کی بڑھتی ہوئی شرح

سوال 64۔ پاکستان میں غربت کے اثرات بیان کریں۔ (L.B. 2022)

جواب: پاکستان میں غربت کے اثرات:

- ☆ غربت کی وجہ سے مایوسی اور بدامنی میں اضافہ ہو رہا ہے۔
- ☆ جان لیوا امراض میں تیزی آرہی ہے۔

☆ معاشی ترقی کی رفتار سست ہے۔
☆ شرح خواندگی میں اضافہ سست روی کا شکار ہے۔
☆ پاکستان کی عالمی ساکھ کو نقصان پہنچ رہا ہے۔
☆ چوری، ڈاکے اور دہشت گردی کو فروغ مل رہا ہے۔

سوال 65۔ پاکستان میں غربت کی کمی کے لیے حکومتی اقدامات بیان کریں۔

جواب: غربت کی کمی کے لیے حکومتی اقدامات:

☆ سالانہ ترقیاتی بجٹ میں نئی ملازمتوں کے مواقع پیدا کرنا۔ ☆ پیلی ٹیکسی، رکشا اور ٹریکٹر وغیرہ کی سکیموں کا اجرا۔
☆ نوجوانوں کے قرض لینے کی سکیموں کا اجرا۔ ☆ بنیادی سہولتوں کی فراہمی میں اضافہ۔
☆ تعلیم کے فروغ کے لیے تعلیمی اداروں میں مفت کتابوں اور وظائف کے ذریعے سے مستحق طلبہ کی ماہانہ امداد۔
☆ بیت المال اور زکوٰۃ فنڈ سے مستحق افراد اور گھرانوں کی مالی معاونت۔ ☆ احساس کفالت پروگرام کا اجرا۔

سوال 66۔ اقلیت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اقلیت:

"کسی بھی معاشرہ میں موجود ایسا گروہ جو اپنے مذہبی، سماجی اور معاشرتی نظریات اور طرزِ زندگی کی رُو سے اکثریت کی نسبت کم تعداد میں ہو اقلیت کہلاتا ہے۔"

سوال 67۔ بانیِ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان میں اقلیتوں کے تحفظ کے لیے کیا فرمایا؟

جواب: بانیِ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان میں اقلیتوں کے تحفظ کے لیے فرمایا:

"آپ آزاد ہیں، آپ اپنے مندروں میں جانے کے لیے آزاد ہیں، آپ اپنی مساجد اور ریاست پاکستان میں اپنی کسی بھی عبادت گاہ میں جانے کے لیے آزاد ہیں۔ آپ کا تعلق کسی بھی مذہب، ذات یا نسل سے ہو، اس کا ریاست کے معاملات سے ہرگز کوئی واسطہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم نے ایسے حالات میں سفر کا آغاز نہیں کیا ہے۔ ہم اس زمانے میں یہ ابتدا کر رہے ہیں، جب اس طرح کی تفریق روا نہیں رکھی جاتی، دو فرقوں کے مابین کوئی امتیاز نہیں، مختلف ذاتوں اور عقائد میں کوئی تفریق نہیں کی جاتی۔ ہم اس بنیادی اصول کے ساتھ ابتدا کر رہے ہیں کہ ہم سب شہری ہیں اور ایک ریاست کے یکساں شہری ہیں۔"

سوال 68۔ تعمیرِ پاکستان میں اقلیتوں کا کردار بیان کریں۔ (L.B. 2022)

جواب: تعمیرِ پاکستان میں اقلیتوں کا کردار:

پاکستانی اقلیتوں نے تعمیرِ پاکستان میں گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ قانون کے شعبے میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے سابق چیف جسٹس اے آر کارنیلیئس کا نام ہمیشہ درخشاں ستارے کی طرح چمکتا رہے گا۔ انھوں نے 1973ء کا آئین مرتب کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ جسٹس بدیع الزمان کیکاؤس کو قرآن و سنت پر عبور حاصل تھا، وہ آٹھ سال تک سپریم کورٹ آف پاکستان کے جج رہے۔ جسٹس رانا بھگوان داس نے سپریم کورٹ آف پاکستان کے قائم مقام چیف جسٹس کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ وہ فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین بھی رہے۔ جسٹس رستم سہراب جی سدھوا اور جسٹس دراب پٹیل نے سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔

پاکستان کی مسلح افواج میں بھی اقلیتوں کا کردار نمایاں ہے۔ ریئر ایڈمرل لیسلے، میجر جنرل جولین پیٹر، میجر جنرل نوئیل کھوکھر، بریگیڈیئر مارون، سکواڈرن لیڈر پیٹر کرسٹی، ایئر کموڈور نذیر لطیف، ایئر وائس مارشل ایرک گورڈن، گروپ کیپٹن سیسل چودھری، ایئر کموڈور بلونت کمار داس نے دفاعِ وطن کے لیے عظیم قربانیاں دیں، جن کے اعتراف کے طور پر انھیں فوجی اعزازات سے نوازا گیا۔ ہرچرن سنگھ پاک فوج میں شامل موجودہ سکھ افسر ہیں۔

سوال 69۔ سیاست کے شعبے میں اقلیتوں کا کردار بیان کریں۔

جواب: **سیاست کے شعبے میں اقلیتوں کا کردار:**

سیاست کے شعبہ میں اکشئے کمار داس، کامنی کمار دت، ڈیرک سپرئین، بسا نتا کمار داس، کامران مائیکل اور کلیمنٹ شہباز بھٹی، درشن لال مختلف عہدوں پر خدمات سرانجام دے چکے ہیں جب کہ ڈاکٹر رمیش کمار، کرشنا کماری کوہلی اور قیام پاکستان کے بعد منتخب ہونے والے پہلے سکھ ایم۔ پی۔ اے (M.P.A) سردار رمیش سنگھ اروڑا اور دیگر مختلف عہدوں پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

سوال 70۔ اقلیتوں کے صحت کے شعبے میں کیا کردار ادا کیا؟ (L.B. 2022)

جواب: **اقلیتوں کے صحت کے شعبے میں کیا کردار:**

صحت کے شعبہ میں ڈاکٹر روتھ فاؤ نے برص اور جذام کے خاتمے کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی۔ ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے ان کی تدفین سرکاری اعزاز کے ساتھ کی گئی۔ سسٹر روتھ لوئیس نے پچاس سال تک معذوروں کی خدمت کی۔ ڈاکٹر ریگو غریب لوگوں کے علاج کے لیے خصوصی شہرت رکھتے تھے۔ آئی سپیشلسٹ ڈاکٹر جے پال چھابڑیا نے شعبہ بصارت میں اہم خدمات انجام دی ہیں۔

سوال 71۔ کھیلوں کے میدان میں اقلیتوں کا کردار بیان کریں۔

جواب: **کھیلوں کے میدان میں اقلیتوں کا کردار:**

کھیل کے میدان میں انتھنی ڈیسوزا، مائیکل مسیح، ویلس میتھاس، انیل دلپت، دنیش کنیریا اور بہرام ڈی آواری نے پاکستان کا نام روشن کیا۔ الغرض اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اقلیتوں کو برابر کے حقوق حاصل ہیں۔ اقلیتی برادری بھی ملکی ترقی میں اپنا کردار بھرپور طریقے سے ادا کر رہی ہے۔